فیضانِ بابا بُلّھے شاہ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

مزار شریف حضرت بابا بلھے شاہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پانڈو کے بھٹیاں (ضلع قصور پنجاب) کے ایک باغ میں چند بچے کھیل رہے تھے کچھ فاصلے پر سات سال کی عمر کا ایک بچہ ہاتھ میں تسبیح لئے بیٹھا تھا کافی دیر گزر گئی بچہ اسی حالت میں بیٹھا رہا بالآخر بچے کے والد ماجد نے اسے ڈھونڈنا شروع کر دیا ایک ایک سے پوچھتے جاتے کہ کیا تم نے میرے بیٹے کو دیکھا ہے؟ مگر ہر کوئی یہی کہتا: ہم نے نہیں دیکھا۔ آخر کار کسی نے بتایا کہ فلاں باغ میں بچوں کے ساتھ ہے، جب باغ میں پہنچے تو ایک عجیب منظر دیکھا کہ ان کا کم سِن بیٹا ہاتھ میں تسبیح پکڑے آنکھیں بند کئے دوسرے بچوں سے الگ تھلگ بیٹھا ہے اور والہانہ انداز میں زبان سے یہ الفاظ

---

(1) ... مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ۱۰/۲۵۳، حدیث: ۱۷۲۹۸

ادا کر رہا ہے:

لوکاں واجب مالیاں تے بابے دا جپ مال
ساری عمراں مالا پھیری، اِک نہ کھٹا وال

یعنی: لوگوں کا مال کھاتے رہے اور جو کچھ اللہ نے دیا وہ بھی خود کھا لیا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے میں خرچ نہیں کیا) اسی حالت میں ساری عمر تسبیح پھیرتے رہے مگر بال برابر نیکی بھی نہ کما سکے یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی سے محروم رہے۔ والد ماجد نے جب یہ عارِفانہ کلام سنا تو وہیں کھڑے کھڑے جھومنا شروع کر دیا بچہ دنیا سے بے خبر ہو کر بار بار یہ شعر پڑھتا رہا والد ماجد کی وَارَفتگی بھی بڑھتی رہی، یَک لَخت بچہ خاموش ہو گیا تو والد ماجد کو یوں محسوس ہوا کہ وہ اب تک کسی سحر کے زیرِ اثر تھے اور بچے کے خاموش ہوتے ہی اس سے آزاد ہو گئے پھر آگے بڑھ کر بچے کو گود میں اٹھایا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے گھر کی جانب بڑھنے لگے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عارفانہ کلام کہنے والا یہ بچہ پنجاب کے عظیم صوفی شاعر، مشہور ولیِ کامل، تاجدارِ قصور حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں جو شریعت کا دامن تھام کر راہِ طریقت پر چلے اور ولایت کے اعلیٰ درجے تک پہنچے۔ درج ذیل سطور میں حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر ہے جو راہِ شریعت و طریقت کے مسافروں کے لئے قِندِیل کی طرح روشنی بکھیر رہا ہے۔

---

(1) ... دلوں کے مسیحا، ص ۲۸۲ ملخصاً

ولادت باسعادت

عُمدۃُ الواصِلِین، سیّدُ العاشقین، زُبدۃُ العارِفین حضرت بابا بلھے شاہ سیّد محمد عبد اللہ گیلانی قادری شَطّاری حنفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ١٠٦١ھ بمطابق 1675ء میں مقام اُوچ شریف (تحصیل احمد پو شرقیہ، ضلع بہاولپور، پنجاب) میں پیدا ہوئے۔[1]

نام ونسب مبارک

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اصل نام سیّد عبد اللہ ہے جبکہ بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام سے عالمگیر شہرت پائی آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ قادری شطاری بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شجرۂ نسب چودہ واسطوں سے محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، محی الدین حضرت سیّدنا شیخ سیّد ابو محمد عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آباواجداد میں سے ایک بلند پایہ بزرگ غوثِ وقت حضرت سیّد محمد غوث بندگی گیلانی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ٨٨٧ھ میں حلب (ملک شام) سے ہجرت کر کے اُوچ شریف میں آباد ہوئے۔[2]

والد ماجد کا ذکرِ خیر

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد حضرت سید سخی شاہ محمد درویش گیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بلند پایہ عالم، پُراثر خطیب، درویش صفت اور سادہ طبیعت کے مالک

---

1 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص ٣٨ ملخصاً

2 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص ٣٨ بتصرف

تھے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابھی زندگی کی چھٹی بہار میں قدم رکھا تھا کہ انہوں نے اُوچ شریف سے نقل مکانی فرما کر ملک وال (ضلع ساہیوال پنجاب) میں سکونت اختیار کرلی اور مقامی مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے شروع کردیئے پھر کچھ عرصہ بعد اہلِ "پانڈوکے" کے پر زور اصرار پر "پانڈوکے" مُنتَقِل ہوگئے اور مسجد کی امامت کے علاوہ درس و تدریس اور رُشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا جس کی وجہ سے گرد و نواح کے لوگ بھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ظاہری و باطنی فُیُوض و بَرَکات سے مُستَفِیض ہونے لگے۔[1]

ابتدائی تعلیم

حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دینی تعلیم کا آغاز والد ماجد کی سرپرستی میں قرآن مجید سے کیا اس کے علاوہ فارسی کی مُرَوَّجَہ کتب بھی والد ماجد سے پڑھیں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذرا سی توجہ سے پورے پورے اَسباق زبانی یاد کر کے سنادیا کرتے تھے۔ والد ماجد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب آپ کی ذَہانت وفَطانت اور علمی شوق مُلاحظہ فرمایا تو درسِ نظامی کی تکمیل کے لئے "قصور" شہر کا انتخاب کیا۔ "قصور" ان دنوں اِن اَطراف میں اسلامی علوم و فُنُون کا مرکز سمجھا جاتا تھا جہاں دور دراز سے تِشنگانِ علم آآکر اپنی پیاس بجھاتے اور علومِ دینیہ حاصل کرتے تھے اس وقت بلند پایہ عالم، صاحبِ فضل و کمال حضرت علامہ خواجہ حافظ غلام

---

1 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص ۳۸ تا ۴۲ ملتقطاً

مرتضیٰ صدیقی قصوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علم و فضل کا شُہرہ سورج کی کرنوں کی طرح چہار سو پھیلا ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت سیّد بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دن رات ایک کرکے حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ قصوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علومِ عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل کے ساتھ ساتھ عربی، فارسی اور ہندی زبان پر بھی دَسترس حاصل کی اور یوں والد ماجد کی آرزؤں اور تمناؤں کو عملی جامہ پہنایا۔[1]

روحانی طبیب کا انتظار

ایک مرتبہ والد ماجد نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: علم حاصل کرنے کے بعد تم خود کو کیسا محسوس کرتے ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: ذہن پر سکون ہے، والد ماجد نے دوبارہ پوچھا: اور دل کی کیا حالت ہے؟ عرض کی: اِضطِراب، بے چینی اور بے سکونی کی کیفیت طاری ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، پھر پوچھا: استادِ محترم سے اس کا علاج معلوم نہیں کیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: انہوں نے فرمایا تھا کہ تمہارے دل کا علاج کسی روحانی طبیب کے پاس ہے جس کا پتا میں نہیں جانتا، پھر والد ماجد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک وظیفہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ اسے پابندی کے ساتھ پڑھتے رہو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی نہ کوئی حل ضرور نکلے گا۔[2]

---

1 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص ۴۲، ۴۵ ملخصاً وغیرہ

2 ... دلوں کے مسیحا، ص ۲۸۷ ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کا یہی طریقہ کار رہا ہے کہ اپنے ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کو بھی سنوارتے ہیں ظاہری علم کے حصول کے بعد باطنی علم کی طرف توجہ دیتے ہیں، شریعت پر عمل کرتے ہوئے راہِ طریقت کے مسافر بنتے ہیں، علمِ شریعت کے بغیر نہ تو راہِ طریقت پر قدم رکھتے ہیں نہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ علم کے بغیر عبادت کرنے والوں کا کیا حال ہوتا ہے چنانچہ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بغیر فقہ کے عبادت میں پڑنے والا ایسا ہے جیسا چکی کھینچنے والا گدھا (کہ مشقت جھیلے اور نفع کچھ نہیں)۔ [1]

امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن شاہانِ طریقت کے چمکتے دمکتے اور نور بکھیرتے شاہی فرامین نقل فرماتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم حضرت سیِّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے ارشاد فرمایا: فقہ سیکھ، اس کے بعد خلوت نشین ہو جو بغیر علم کے خدا عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا ہے وہ جتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔ اپنے ساتھ شریعت کی شمع لے لو۔

سیِّدُ الطائفہ حضرت سیِّدنا جُنَید بغدادی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: میرے پیر حضرت (سیِّدنا) سَری سَقَطی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے مجھے دعا دی: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں حدیث دان بنا کر پھر صوفی بنائے اور حدیث داں ہونے سے پہلے تمہیں صوفی نہ کرے۔

---

1 ... کنز العمال، کتاب العلم، الباب الاول فی الترغیب فیہ، ۱۰/۶۱، حدیث: ۲۸۷۰۵

حُجَّۃُ الاسلام امام (محمد بن محمد) غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت (سیّدنا) سَری سَقَطی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اس دعا کی شرح میں فرماتے ہیں: حضرت (سیّدنا) سَری سَقَطی نے اس طرف اشارہ فرمایا: جس نے پہلے حدیث و علم حاصل کرکے تصوف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہنچا اور جس نے علم حاصل کرنے سے پہلے صوفی بننا چاہا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جَدِّ امجد کی جانب سے روحانی اشارہ

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے والدِ محترم کا بتایا ہوا وظیفہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنی روحانی تِشنگی کو دور کرنے کے لئے رہبرِ کامل اور مرشدِ صادق کی تلاش جاری رکھی ایک دن اسی خیال میں گم ہو کر جنگل کی راہ لی تلاشِ مرشد میں پھرتے پھراتے دوپہر ہوگئی تیز دھوپ کی وجہ سے بیری کے درخت کے نیچے آرام کرنے کی غرض سے لیٹے تو آنکھ لگ گئی خواب میں ہیرے موتیوں سے ایک آراستہ تخت آسمان سے زمین کی جانب اترتا دکھائی دیا جس پر ایک پُروقار، نورانی صورت والے بزرگ جلوہ گَر تھے یہ بزرگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آباو اجداد میں سے پانچویں پشت کے حضرت سیّد عبدالحکیم شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے جب تخت زمین

---

1 ... شریعت و طریقت، ص ۲۰

پر آٹھہرا تو جَدِّ امجد حضرت سیّد عبد الحکیم شاہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: مجھے پیاس لگی ہے، حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے خواب ہی میں دودھ کا بھرا پیالہ پیش کر دیا جس میں سے انہوں نے تھوڑا سا نوش فرمایا اور باقی دودھ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو لوٹاتے ہوئے مُشفقانہ لہجے میں فرمایا: یہ دودھ پی لو! میرے پاس یہ امانت تھی جو تم تک پہنچا دی ہے باقی حصہ حضرت حافظ شاہ محمد عنایت قادری (عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی) کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے جو عنقریب تمہیں مل جائے گا۔[1]

والد ماجد کی ہدایات

اس خواب سے بیدار ہو کر حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه پر خوشی کی وجہ سے بے خودی کی کیفیت طاری ہو گئی دیوانہ وار بھاگتے ہوتے والد ماجد کی خدمت میں پہنچے اور اپنا خواب بیان کیا والد ماجد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے بلا تاخیر مرکز الاولیاء لاہور میں مصنِّفِ کتبِ کثیرہ حضرت علامہ حافظ شاہ ابو المعارف محمد عنایت قادری شَطَّاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی اور چند نصیحتیں کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا! بزرگوں کی بارگاہ میں نہایت ادب واحترام اور عقیدت کے ساتھ حاضر ہونا چاہیے، دل کو تکبر اور غرور کی آلائش سے پاک کرنا چاہیے، پیر و مرشد جو کچھ ارشاد فرمائیں اسے غور سے سُن کر اپنے دل میں جگہ دینا اور سامانِ حیات سمجھتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہو جانا۔[2]

---

1 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص ۴۷ ملخصاً وغیرہ
2 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص ۴۸ بتصرف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو بارگاہ جتنی بڑی ہوتی ہے اس کے ادب آداب کا اتنا ہی خیال رکھا جاتا ہے اور بارگاہِ مرشد کا مقام بڑا کیسے نہ ہو کہ اسی بارگاہ میں مرید کے برے اَخلاق و صفات کو اچھے اَخلاق وصفات میں تبدیل کیا جاتا ہے، ظاہر کے ساتھ ساتھ اس کے باطن کو سنوارا جاتا ہے، تزکیۂ نفس اور اصلاحِ اعمال پر توجہ دی جاتی ہے اور پھر اسے بارگاہِ الٰہی اور بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا جاتا ہے لہٰذا مرید پر لازم ہے کہ پیرِ کامل کے فرامین چاہے وہ بیانات ومَدَنی مذاکرات کی صورت میں ہوں یا تحریرات وملفوظات کی شکل میں یا مکتوبات کے ذریعے اس تک پہنچے ہوں انہیں اپنی زندگی کا حاصل سمجھے اور ان پر بے چون وچرا عمل پیرا ہو۔ عارِف باﷲ حضرت امام عبد الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ راہِ طریقت کا مہکتا ہوا اور دامنِ عقیدت پر سجا لینے والا مدنی پھول عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے مرید! تیرا مرشِد جو کلام تیرے دل میں بودے تو اس کو بے ثَمَر (بے فائدہ) ہر گز مت سمجھ۔ کیونکہ بعض اوقات اس کلام کا ثَمَر (فائدہ) مرشِد کے انتقال کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی کھیتی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ برباد نہیں ہوگی۔ پس اے بیٹے! ہر اس بات کو جو تُو اپنے مرشِد سے سنے اسکی خوب حفاظت کر اگرچہ اس بات کو سننے کے وقت تو اس کے فائدے کو نہ سمجھے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... آداب مرشد کامل ص ۶۴

پیرو مرشِد کے مختصر حالات

حضرت علامہ حافظ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا سنِ ولادت ۱۰۵۶ھ جبکہ جائے پیدائش "قصور" ہے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعلق آرائیں خاندان سے ہے۔ والد ماجد پیر محمد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیش امام تھے۔ ایک مرتبہ ایک مجذوب نے والد گرامی سے کہا: آپ کے پورے خاندان کو چمکانے والا بچہ اس دنیا میں آنے والا ہے، پھر ایک ماہ بعد حضرت حافظ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ولادت ہوگئی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید اپنے سینے میں محفوظ کیا بارہ سال کی عمر میں تمام علوم مُرَوَّجہ سے فراغت پاکر سند و دستار بندی کا اعزاز حاصل کیا آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا رُجحان ابتدا ہی سے تصوف کی طرف تھا چونکہ کم عمری میں ہی والد ماجد کی وفات کا داغ سینے سے لگ گیا تھا لہٰذا دستارِ فضیلت پانے کے بعد پیرو مرشد کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے قسمت نے یاوری کی اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مرکز الاولیاء لاہور میں وارثِ فیضانِ محمدی عالمِ باعمل حضرت سیّد محمد رضا شاہ قادری شَطّاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے درِ دولت پر لے آئی۔ مرشدِ کامل کی نگاہِ فیض سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ ہی عرصہ میں راہِ سلوک کی بلند و بالا منازل طے کیں اور خرقۂ خلافت پہنا پھر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جائے پیدائش قصور تشریف لے آئے اور مخلوقِ خدا کو علومِ روحانی اور فیضِ ربانی سے نوازا، لوگ جوق در جوق آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوتے یہاں تک کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت پورے

قصور بلکہ گردونواح کے باسیوں کے لئے عقیدت ومحبت کا مرکز بن گئی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 35 سال سے زائد عرصہ تک اہلِ قصور کو علم و معرفت سے نوازا پھر 30 سال تک دیارِ مرشد مرکز الاولیاء لاہور کو اپنے علم وعرفاں سے سیراب کیا بالآخر خلقِ خدا کی روحانی اور علمی رہنمائی فرماتے ہوئے اِکانوے سال کی عمر میں ۲۷ جُمادَی الاُخریٰ ۱۱۸۲ھ بمطابق 1768ء میں اس جہانِ فانی سے کوچ کیا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار مبارک شاہراہِ فاطمہ جناح (کوئینز روڈ، مرکز الاولیا لاہور) پر آج بھی ہزاروں عقیدت مندوں کی روحانی تسکین کا باعث ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ولیِ کامل، متبحر عالم، تہجد گزار، طریقت و شریعت کے جامع، صاحبِ تحریر و تقریر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تصوف پر مایہ ناز کتاب "دَستُورُ العمل" تصنیف فرمائی اس کے علاوہ علمِ فقہ میں مُلْتَقَطُ الحَقَائِق عَلٰی کَنْزِالدَّقَائِق، غَایَۃُ الْحَوَاشِی عَلٰی شَرحِ الْوِقَایہ (مطبوعہ) جبکہ اَلْھِدَایہ پر تحقیق و تدقیق سے معمور حواشی آج بھی پنجاب پبلک لائبریری کا حصہ ہیں جو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زورِ علمی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔[1]

تعارف سلسلہ شطاریہ

اس سلسلے کے بانی حضرت شیخ بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں یہ سلسلہ برصغیر پاک وہند میں "شَطَّاریہ" کے نام سے مشہور ہوا پاک وہند کی فضاؤں کو اس

---

1 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص ۶۲ تا ۷۲ ملخصاً وغیرہ

سلسلے کی خوشبوؤں سے مہکانے والے پہلے بزرگ حضرت عبد اللّٰہ شطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفی ۸۹۰ھ) ہیں جو نویں صدی ہجری کے اخیر میں ایران سے ہجرت کر کے برصغیر پاک وہند تشریف لائے جبکہ حضرت غوث گوالیاری شطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفی ۹۷۰ھ) کے فیضِ اثر سے اس سلسلے کی نورانی کرنیں چہار سو پھیل گئی۔ [1]

عام مسلمانوں کی ریاضت ومجاہدہ

جب حضرت بابا بلّھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مرکز الاولیاء لاہور پہنچے تو اس وقت حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھاٹی دروازے میں واقع ” اُونچی مسجد “ کے پیش امام تھے اور ظہر یا عصر کے بعد درس دیا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عام لوگوں کی ذہنی سطح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس درس میں فقہی مسائل مثلاً نماز، روزے، وضو، غسل اور وعظ و نصیحت وغیرہ کا اہتمام فرمایا کرتے تھے، تصوف کے اَسرار ورُمُوز پر کبھی گفتگو نہ فرماتے اور نہ ہی سخت ریاضت اور مجاہدہ کی تلقین فرماتے اگر کوئی اس بارے میں سوال کر بیٹھتا تو صاف صاف ارشاد فرمادیتے کہ عام مسلمانوں کے لئے اسی میں عافیت ہے کہ وہ فرائض و واجبات کی پابندی کریں پیارے آقا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کریں نیز درودِ پاک اور اِستغفار کی کثرت کریں یہی ان کا وظیفہ ہے اور یہی ان

---

1 ... حضرت قاضی قاضی فتح اللّٰہ شطاری ص ۱۰۷ تا ۱۰۸ ملخصاً

کے لئے ریاضت و مجاہدہ ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کا مہکتا ہوا مدنی پھول اپنی خوشبو بکھیر رہا ہے کہ عام مسلمان کو فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ سنتوں بھری زندگی گزارنا چاہیے کیونکہ طریقت کے اَسْرار و رُمُوز کو سمجھنا ہر ایک کے بَس کی بات نہیں کہ اس راہ میں نہایت تنگ و تاریک گھاٹیوں کو عبور کرنا پڑتا ہے شدید آفتوں اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ پندرھویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے راہِ طریقت کی دشواریوں اور مشقتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے مُحِبِّین، مُرِیدین اور تمام امتِ مسلمہ کے لئے انتہائی آسان اور سادہ طریقہ کار کے مطابق شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "مدنی انعامات" کا انمول اور بے مثل تحفہ عطا فرمایا ہے جس کا مقصد ہر مسلمان میں فرائض و واجبات کی پابندی اور سُنَن و مستحبات پر عمل کا جذبہ پیدا کرنا ہے، اسے تقویٰ و پرہیز گاری کے زیور سے آراستہ کرنا ہے نیز اس کی معاشرتی و اخلاقی حالت کو بہتر بنانا ہے اس کا اندازہ اس مدنی انعام سے لگایئے چنانچہ مدنی انعام نمبر 42 ہے کہ "آج آپ نے کسی مسلمان کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہو جانے پر اس کی پردہ پوشی فرمائی یا (بلا مصلحتِ شرعی)

---

[1] ... دلوں کے مسیحا، ص ۲۹۲ ملخصاً

اس کا عیب ظاہر کر دیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر خیانت تو نہیں کی؟"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خاص لوگوں کے لئے خاص مجالس

حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی درس کے بعد اپنی خانقاہ میں تشریف لے جاتے جہاں علما و صُلَحا اور راہِ سلوک پر چلنے والے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے منتظر ہوتے یہاں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اندازِ درس بدل جاتا، شریعت اور طریقت کے موضوع پر عالمانہ گفتگو ہوتی، مریدوں کی روحانی تربیت کی جاتی اور انہیں اَسرار و رُموز سے آگاہ کیا جاتا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! عام لوگوں کے لئے الگ مجلس کا انتظام اور خاص لوگوں کے لئے علیحدہ مجلس کا اہتمام کرنا اور ان پر خاص توجہ دینا علمائے کرام اور مشائخِ عُظّام کا طریقہ کار ہے اس ضمن میں ایک روح پرور حدیث مبارکہ سے اپنے ایمان کو تر و تازگی بخشئے چنانچہ حضرت سیّدنا شَدّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر تھے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اجنبی یعنی یہودی یا نصرانی موجود ہے؟ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نہیں،

---

1 ... دلوں کے مسیحا، ص ۲۹۲

پس حضور نے ہمیں دروازہ بند کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا: تم اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہو، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کو ایک ساعت تک اٹھائے رکھا پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی کہ سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے ہیں الٰہی! تو نے مجھے اس کلمہ کے ساتھ بھیجا اور اس پر مجھے جنت کا وعدہ فرمایا اور تو وعدے کا خلاف نہیں فرماتا۔ پھر دعا کے بعد ہم سے ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں بخش دیا۔[1]

خلیفۂ اعلیٰحضرت ملک العلماء حضرت علامہ مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ خاص توجہ لینے اور دینے کا جزئیہ ہے ورنہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی تعلیم کے واسطے تو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کی طرف بھیجے گئے پھر اس پوچھنے کے کیا معنی تھے کہ ھَلْ فِیْکُمْ غَرِیْبٌ تم میں کوئی اجنبی تو نہیں؟ پس اس پوچھنے ہی پر بس نہ فرمایا بلکہ دروازہ بند کرنے کا حکم دیا تاکہ کوئی غیر داخل نہ ہو سکے، معلوم ہوا کہ یہ کوئی خاص تلقینِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ تھی جس میں خاص ہی خاص حضرات کا حصہ ہے اور یہ وہی توجہ ہے کہ مشائخِ کرام اپنے مریدین کو دیتے ہیں۔[2]

پھر توجہ بڑھا میرے مرشد پیا	نظریں دل پہ جما میرے مرشد پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسند احمد، مسند شامیین، حدیث شداد بن اوس، ۶/۷۸، حدیث: ۱۷۱۲۱

2 ... فتاویٰ ملک العلماء، ص ۳۱۳ بتغیر

طریقت دُشوار راستہ ھے

حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خانقاہ میں کوئی بیعت کے لئے حاضر ہوتا تو واضح الفاظ میں ارشاد فرمادیتے "طریقت ایک کٹھن اور مشکل راستہ ہے، میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ میں اسے پسند کرتا ہوں کہ لوگ اس راہ میں اپنے پاؤں زخمی کرلیں اور یہ کہتے ہوئے لوٹ جائیں کہ ہمارا بہت سا وقت برباد ہوگیا اور ہمارے ہاتھ کچھ نہ آیا"۔ پھر عاجزی کرتے ہوئے اہلِ محفل سے فرماتے کہ عنایت تو خود کسی کی عنایت کا محتاج ہے وہ بس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے راستہ دکھا سکتا ہے اور تمہاری کامیابیوں کے لئے دعا کرسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری محنت اور کوشش کے پھل تمہیں عطا فرمائے اور تم پر اس دشوار گزار سفر کو آسان بنائے۔ اکثر لوگ یہ سُن کر واپس چلے جاتے جبکہ کچھ لوگ بَضِد رہتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کڑی شرائط کے ساتھ انہیں اپنے حلقۂ ارادت میں شامل فرمالیتے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! راہِ طریقت واقعی ایک مشکل راستہ ہے جس پر چلنے والوں کے لئے شریعت کے پاکیزہ دامن کو تھام کر رکھنا اَز حَد ضروری ہے ورنہ اس راہ میں بہک جانے والوں کی کوئی کمی نہیں۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کلماتِ مبارکہ نہ صرف اس راہ میں بھٹکنے والوں کے لئے بلکہ دیکھنے اور قدم

---

1 ... دلوں کے مسیحا، ص ۲۹۳ ملخصاً

جمانے والوں کے لئے بھی مشعل کی مثل روشنی بکھیر رہے ہیں چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: طریقت میں جو حقائق وغیرہ آدمی پر کھلتے ہیں وہ شریعت کی پیروی ہی کا صدقہ ہے ورنہ شریعت کی پیروی کے بغیر بڑے بڑے کَشْف توراہبوں، جوگیوں اور سَنیاسیوں کو بھی ہوتے ہیں ان کے کَشْف انہیں کہاں لے جاتے ہیں اسی بھڑکتی آگ اور دردناک عذاب کی طرف لے جاتے ہیں۔ لہٰذا شریعت کی پیروی کے بغیر کسی کَشف کا کوئی فائدہ نہیں۔ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس، ایک ایک پَل، ایک ایک لحہ پر مرتے دم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو تو یہ حاجت اور زیادہ ہے کہ راستہ جس قدر باریک و کٹھن ہوتا ہے رہنما کی حاجت بھی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے اور رہنما یہاں پر "شریعت" ہے مزید فرماتے ہیں: اے عزیز! شریعت ایک عمارت ہے اس کی بنیاد "عقائد" اور چُنائی "عمل" ہے پھر ظاہری اعمال وہ دیواریں ہیں جو اس بنیاد پر تعمیر کی گئیں اور جب وہ تعمیر اوپر چڑھ کر آسمانوں تک بلند ہو جاتی ہے تو طریقت کہلاتی ہے۔ دیوار جتنی اونچی ہوگی اسی قدر زیادہ اسے بنیاد کی حاجت ہوگی بلکہ عمارت میں ہر اوپر والے حصے کو نیچے والے حصے کی حاجت ہوتی ہے اگر نیچے سے دیوار نکال دی جائے تو اوپر والا حصہ بھی گر جائے گا تو وہ شخص احمق ہے جسے شیطان نے نظر بندی کر کے اس کے اعمال کی بلندی آسمانوں تک دکھائی اور دل میں یہ بات ڈالی کہ تم تو زمین کے دائرے سے اوپر گزر گئے ہو تمہیں ان نیچے والے حصوں کی کیا حاجت اور پھر اس احمق نے شیطان کے دھوکے میں آکر بنیادوں سے تعلق توڑ لیا تو نتیجہ وہ نکلا جو قرآن مجید نے فرمایا:

فَاۡنۡهَارَ بِهٖ فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اس کی عمارت اسے لے کر جہنم میں ڈھے (گر) پڑی

(پ۱۱، التوبۃ:۱۰۹)

اللہ کی پناہ ہے ان باتوں سے، اسی لئے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: ”جاہل صوفی شیطان کا مسخرہ ہے“ اس لئے حدیثِ پاک میں آیا حضور سیّد عالم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔[1] بغیر علم کے عبادت میں مجاہدہ کرنے والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے۔ ان کے منہ سے لگام اور ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچتا پھرتا ہے اور طریقت سے جاہل سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کر رہے ہیں۔[2]

شرفِ بیعت اور مرشد کے مدنی پھول

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو جب حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا تو انہوں نے کڑی شرائط کے ساتھ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو اپنے مریدوں کی صف میں شامل کرلیا پھر کچھ عرصہ زیرِ نگرانی تربیت فرماتے رہے اس کے بعد دریائے چناب کے کنارے جھنگ سیال کے صحراؤں میں چلے جانے کا حکم ارشاد فرمایا تاکہ عبادت و ریاضت کے ذریعے نفسانی خواہشات اور نُمود و نُمائش کے حجابات دور کرکے دل کی دنیا کو محبتِ الٰہی سے آباد کرسکیں اور چلتے ہوئے چند مدنی پھول ارشاد فرمائے: اے عبداللہ! اپنے

---

1 ... ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ۴/۳۱۳، حدیث: ۲۶۹۰

2 ... شریعت و طریقت ص۵ تا ۱۱ بتغیر وملتقطا

نفس کو عادی بناؤ، کبھی بھوک کا تو کبھی پیاس کا، کبھی تیز دھوپ کا تو کبھی سخت سردی کا، یاد رکھو! ایثار، صبر، قناعت اور توَکُّل، "تصوف" کی عمارت کے چار ستون ہیں اگر ایک ستون بھی کمزور رہ جائے تو عمارت میں مضبوطی نہیں آپاتی جس کی وجہ سے وہ کسی بھی وقت گر سکتی ہے۔ بے شک! ہم سب عالَمِ اسباب میں سانس لے رہے ہیں مگر مُسَبِّبُ الاَسْباب اسی کی ذاتِ پاک ہے، غیر کی گلیوں میں زندہ رہنے سے بہتر ہے کہ بندہ حبیب کے کوچے میں مر جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر منزلِ شوق آسان فرمائے۔[1]

اے کاش! ہم بھی نفسانی خواہشات اور نمود و نمائش کے حجابات دور کرنے کے لئے اور دل کی دنیا کو محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آباد کرنے کے لئے علم و حکمت کے ان مدنی پھولوں کو اپنے دل کے آبگینے پر سجالیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عبادت و ریاضت

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیر و مرشد کی ہدایت پر جھنگ تشریف لے آئے اور دریائے چناب کے کنارے ایک چٹان کے سہارے بانسوں کو کھڑا کر کے ٹاٹ کی بوری لپیٹ کر گھاس پھونس کی ایک شِکَسْتَہ جھونپڑی بنا کر اپنی دنیا آباد کر لی جہاں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کئی سال تک سخت ریاضتوں اور مجاہدوں میں مصروف رہے گرم ہواؤں کے تھپیڑے ہوں یا سرد ہواؤں کے جھونکے، سیلاب

---

1 ... دلوں کے مسیحا، ص ۲۹۸ بتصرف

ہویا آندھی و طوفان آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ موسم کی ہر سختی کو مسکرا کر برداشت کرتے، آشیانہ بکھر جاتا تو تنکا تنکا جمع کر کے دوبارہ بنالیتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن رات عبادت و ریاضت میں مُستَغرَق رہتے سخت مجاہدات اور موسم کی سختیوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رنگ کو جُھلس کر رکھ دیا تھا جس کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سرخ و سفید رنگ سیاہی مائل ہو چکا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عموماً جنگلی پھلوں پر گزر بسر کرتے اور جب یہ موسم بھی گزر جاتا تو درختوں کے پتے کھا کر شکم کی آگ بجھاتے۔ (1)

ایک روٹی سے زیادہ نہ کھاتے

رفتہ رفتہ آس پاس کے علاقوں میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی برکتوں کا ظہور ہونے لگا، لوگوں کے مسائل حل ہونے لگے، غربت و مفلسی دور ہونے لگی، کھیتوں میں پیداوار زیادہ ہوئی، کھلیانوں میں غلے کے انبار لگ گئے، بے روزگاروں کو روزگار کے مواقع ملنے لگے اس تبدیلی کو ہر ایک نے محسوس کیا اور خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات کا اظہار کیا آہستہ آہستہ یہ راز کھلنے لگا کہ دریا کے کنارے ایک ہستی دنیا و مافیھا سے بے خبر ہو کر ذکر و عبادت میں مصروف رہتی ہے چنانچہ ایک کسان مکئی کی روٹی اور ساگ لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

---

1 ... سیرت حضرت بابا بلھے شاہ، ص۵۶ تا ۵۷ ملخصاً وغیرہ

اسے سامانِ غیب تصور کیا اور تناول فرمانا شروع کیا مگر ایک روٹی کھا کر ہاتھ کھینچ لیا، کسان یہ دیکھ کر گھبرا گیا اور عرض گزار ہوا کہ شاید آپ کو کھانا پسند نہیں آیا اس لئے ہاتھ روک لیا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی دل جوئی کرتے ہوئے فرمایا: تمہاری مکئی کی روٹی اور ساگ، بادشاہوں کے عمدہ کھانوں سے زیادہ لذیذ ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری روزی میں برکت عطا فرمائے۔ اس واقعے کے بعد قرب وجوار کے دوسرے کسان بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لیے اپنے اپنے گھروں سے کھانا لانے لگے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک روٹی سے زیادہ ہرگز نہ کھاتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول ہمیں بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی یاد دلاتا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی شہرہ آفاق تالیف "فیضانِ سنّت" جلد اوّل کے صفحہ 644 پر طریقت کے چمنستان کی چابی کو الفاظ کا جامہ یوں پہناتے ہیں: پیٹ بھر کر کھانا مُباح یعنی جائز ہے مگر "پیٹ کا قفلِ مدینہ" لگاتے ہوئے یعنی اپنے پیٹ کو حرام اور شُبُہات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم کھانے میں دین و دنیا کے بے شُمار فوائد ہیں۔ کھانا مُیَسَّر نہ ہونے کی صورت میں مجبوراً بھوکا رہنا کوئی کمال نہیں، وافِر مقدار میں کھانا موجود ہونے کے باوُجود مَحض رِضائے الٰہی کی خاطِر

---

1 ... سیرت حضرت بابا بلھے شاہ، ص ۷۵ ملخصاً وغیرہ

بھوک برداشت کرنا یہ حقیقت میں کمال ہے۔ چُنانچہ روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دوجہاں کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اختیاری طور پر بھوک برداشت فرماتے تھے۔[1]

لُوٹ لے رَحمت، لگا قفلِ مدینہ پیٹ کا　　پائے گا جنّت، لگا قفلِ مدینہ پیٹ کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّت میں آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس

معلوم ہوا اِختیاری طور پر بھوک برداشت کرنا ہمارے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی سنّت ہے اور سنَّت کی عظمت کے تو کیا کہنے! خود صاحِبِ سنَّت، سراپا رحمت، بِاِذنِ ربُّ العزّت مالکِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے کہ جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

آپ بھی اپنی سوچ و فکر کا دھارا تبدیل کرتے ہوئے گناہوں سے بچنے اور نیک بننے کے لئے تبلیغ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... شُعَبُ الایمان، ۵/۲۶، حدیث: ۵۶۳۰

2 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، ۱/۵۲، حدیث: ۱۷۵

مرشد باخبر ہوتا ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تنہائی کے عادی نہ تھے اس لیے آغازِ سفر میں پیر و مرشد، والدین اور دوست احباب کی بہت یاد آتی۔ کبھی کبھی شدتِ کرب سے بے قرار ہو کر مرشد نگر مرکز الاولیاء لاہور کی طرف رُخ کرتے اور غائبانہ طور پر پیر و مرشد کی بارگاہ میں عرض گزار ہوتے: یاسیدی! مجھے سب کچھ گوارا ہے مگر آپ سے جدائی برداشت نہیں ہوتی، دل دَرد میں مبتلا رہتا ہے تو نظر شربتِ دید کی طلب گار رہتی ہے اگر اجازت ہو تو حاضری کی سعادت پا کر اپنے دردِ دل کا سامان کرلوں اور آنکھوں کی پیاس بجھالوں۔ جس دن بھی بارگاہِ مرشد میں یہ فریاد ہوتی اسی دن پیر و مرشد حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی خواب میں تشریف لاکر ارشاد فرماتے: یاد رکھو، سختی کے بعد آسانی اور جدائی کے بعد ملاپ ہوتا ہے، ابھی تم نے سختیاں کہاں برداشت کی ہیں کہ آسانیاں ڈھونڈ رہے ہو، ابھی تم آتشِ فراق میں کب جلے ہو کہ راحتِ وصال مانگ رہے ہو۔ پہلے خاک تو ہو جاؤ پھر کوچۂ یار کی آرزو کرنا۔" پیر و مرشد کی ہدایت پا کر حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اداس تو ہو جاتے مگر یہ احساس آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لذت سے سرشار کر دیتا کہ پیر و مرشد میرے حال سے بے خبر نہیں ہیں۔[1]

---

1 ... دلوں کے مسیحا، ص۲۹۹

پیارے اسلامی بھائیو! بے شک ذاتی طور پر صِرف اور صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی دلوں کے اَحوال جاننے والا ہے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس کے مقبول بندے بھی دلوں کے احوال جان لیتے ہیں اور مخلوقِ خدا کے دکھ دَرد کا مُداوا (علاج) کرتے ہیں چنانچہ حضرت سیِّد علی بن وفار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار قربِ مرشد کے طلب گاروں کو آسان راستہ دکھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس مرید نے یہ گمان کیا کہ اس کا شَیخ اس کے اَسرار (یعنی رازوں) سے واقف نہیں ہے تو وہ مرید اپنے شَیخ سے بہت دور ہے اگرچہ دن رات مرشِد کے ساتھ ہی بیٹھا ہو۔[1]

امیرِ اہلسنت امداد کو پہنچ گئے

جڑانوالہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ ایک دن اچانک میری آواز بند ہو گئی جس کی وجہ سے بولنا تو درکنار رونے کی آواز بھی نہیں نکلتی تھی، میں ایک گونگے شخص کی طرح ہو کر رہ گیا، مرکز الاولیاء (لاہور) اور دیگر شہروں میں بڑے بڑے ڈاکٹروں کو دکھایا مگر میرا مرض کسی کی سمجھ میں نہ آیا ڈاکٹر مختلف دوائیں دیتے اور کچھ دن بعد جواب دے دیتے۔ آواز بند ہونے کے 13ویں دن میں نے ایک دستی مکتوب اپنے پیرو مرشد پندرھویں صدی ہجری کی عظیم علمی ورُوحانی شخصیت شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت،

---

1 ... آداب مرشد کامل، ص ٦٠

بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بار گاہ میں بھیجا، جس میں اپنی بیماری کا حال لکھ کر نظرِ کرم کی درخواست کی گئی تھی۔ غالباً بدھ کے روز مکتوب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بار گاہ میں پہنچ گیا۔ جمعرات کو میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوا۔ بعدِ اجتماع ایک اسلامی بھائی سے ملاقات کے دوران مجھے اپنے دل میں تھوڑا درد محسوس ہوا تو میں ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا اچانک میں نے دیکھا کہ میرے سامنے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تشریف فرما ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے خوشبوؤں کی لپٹیں آ رہی ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مجھے مسکرا کر سینے سے لگایا، تسلی دی اور چاروں قُل شریف پڑھ کر مجھ پر دَم فرمایا، پھر فرمایا: ''کہو! مدینہ'' میں نے حکمِ مُرشِد پر ''مدینہ'' کہا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری آواز کھل گئی۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک اسلامی بھائی کے نام یہ پیغام بھی دیا کہ میرے گھر جا کر چاروں قُل شریف پڑھ کر پانی پر دم کریں اور چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ میں ''مدینہ، مدینہ'' کہتا ہوا اسلامی بھائیوں کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ مجھے بولتا دیکھ کر حیرانگی کے ساتھ میرے گرد جمع ہوگئے۔ میں نے سب کو بتایا ابھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تشریف لائے تھے۔ وہ میٹھے مُرشِد کی آمد کا سن کر جھوم اُٹھے۔ یوں میرے پیرو

مرشد نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے باب المدینہ (کراچی) سے روحانی طور پر تشریف لا کر میرے مرض کا علاج فرما دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب میں بالکل نارمل ہوں۔[1]

اب لے جلدی خبر تیری جانب نظر　میں نے لی ہے لگا میرے مرشد پیا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

والد ماجد کی انفرادی کوشش

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد حضرت سیّد سخی شاہ محمد گیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ آپ سے ملنے آئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اہلِ علاقہ کی محبت دیکھی تو بہت خوش ہوئے پھر فکر آمیز لہجے میں انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمانے لگے: بیٹا! تم اپنی ان کامیابیوں پر خوش نہ ہو جانا، وہ زمانہ یاد کرو کہ جب تم ایک خوش رنگ پھول تھے مگر خوشبو سے خالی تھے جس شاخ پر تم کھلے تھے مرشد کریم نے اس کی آبیاری کی پھر رب عَزَّوَجَلَّ نے تم پر کرم فرمایا اور تم مہکنے لگے، میں نے ایسے کئی پھول دیکھے ہیں جو شدید محنت و ریاضت کے باوجود زندگی بھر خوشبو سے محروم رہے۔ پھر اگلے دن نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد بیٹے کو اپنی دعاؤں سے سرفراز فرمایا اور "پانڈوکے" (ضلع قصور) روانہ ہو گئے۔[2]

---

1 ... بے قصور کی مدد، ص۲۹
2 ... دلوں کے مسیحا، ص۳۰۲ بتصرف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کو ہلاکت کے گہرے گڑھے میں ڈال دینے والا ایک گناہ "خود پسندی" ہے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اگر تم کوئی گناہ نہ کرو تو پھر بھی مجھے ڈر ہے کہ تم اس سے بڑی چیز "خود پسندی" میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔[1]

حُجَّۃُ الاسلام حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی ارشاد فرماتے ہیں: خود پسندی کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے آپ کو علم و عمل میں کامل سمجھنے کی وجہ سے انسان کے دل میں تکبر پیدا ہو جائے۔ اگر اُسے اُس کمال کے زائل ہونے کا خوف ہو تو وہ خود پسند نہیں کہلائے گا اور اسی طرح اگر وہ اس کمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت سمجھ کر اس پر خوش ہو تو بھی خود پسندی نہیں بلکہ وہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل پر خوش ہے۔ اور اگر وہ اس وجہ سے خوش ہو کہ یہ اس کی اپنی صفت ہے اور نہ اس کے زوال کی طرف متوجہ ہو اور نہ یہ سوچے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے تو یہی چیز خود پسندی کہلاتی ہے اور یہی ہلاکت میں ڈالنے والی ہے۔

پھر خود پسندی کا علاج ارشاد فرماتے ہیں کہ انسان اپنے انجام میں غور کرے اور بَلْعَم بن بَاعُوْرَاء[2] کے بارے میں غور کرے کہ اس کا خاتمہ کیسے کفر پر ہوا اور

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی التواضع، ۳/ ۴۴۲، حدیث: ۴۴۹۰

2 ... بلعم بن باعوراء اپنے دور کا بہت بڑا عالم اور عابد و زاہد تھا۔ اسے اسمِ اعظم کا بھی علم تھا۔ یہ اپنی جگہ بیٹھا اپنی روحانیت سے عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا۔ بہت ہی مستجاب الدعوات تھا جب اس نے حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خلاف دعا کا پختہ ارادہ کر لیا تو اس کی زبان سینے تک لٹک گئی، کتے کی طرح ہانپنے لگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے ایمان، علم اور معرفت چھین لی۔

اسی طرح ابلیس کی حالت ہے۔ پس جس شخص نے برے خاتمہ کے بارے میں غور کیا تو اس کے لئے اپنی کسی صفت کی وجہ سے خود پسندی میں مبتلا ہونا ناممکن ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ واقعہ میں والدین کے لئے بھی درس ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت کریں ان میں پیدا ہونے والی خرابیوں پر نظر رکھیں انہیں موقع بہ موقع پیار، محبت اور شفقت سے سمجھاتے رہیں۔ خود بھی فکرِ آخرت کرتے ہوئے گناہوں سے کنارہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی اس کا مدنی ذہن دیں اس ضمن میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا خوفِ خدا میں ڈوبا ہوا طرزِ عمل ملاحظہ کیجئے:

امیرِ اہلسنّت کی انفرادی کوشش

شہزادۂ امیرِ اہلِ سنّت حاجی ابو ہلال محمد بلال رضا عطاری سلّمہُ البَارِی فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک مرتبہ میں نے کسی کنوئیں میں جھانک کر دیکھا تو اس کی گہرائی دیکھ کر میرے دل پر خوف طاری ہو گیا۔ جب میں نے اپنے بابا جان امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا: دنیاوی کنوئیں کی گہرائی دیکھ کر ہی آپ کا دل خوف زدہ ہو گیا تو غور کیجئے کہ جہنم کی گہرائی کس قدر ہولناک ہو گی۔ [2]

---

1 ... لباب الاحیاء، ص ۲۸۹

2 ... انفرادی کوشش، ص ۱۰۸

یَک دَرْگیر مُحْکَم گیر کا صلہ

ایک مرتبہ حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں جمال نامی حافظ صاحب حاضر ہوئے اورآپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ اقدس پر مرید ہونے کی درخواست کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کچھ دن ٹھہر جاؤ کہ نہ جانے تمہارے مُقَدَّر میں کیا لکھا ہے اور میں اس سلسلے میں بااختیار نہیں ہوں اگر پیر و مرشد نے توجہ فرمائی تو تم بامراد ٹھہروگے، یہ سنتے ہی حافظ جمال پر ناامیدی کے گہرے بادل چھاگئے مگر رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ نے ڈھارس بندھائی چنانچہ روزانہ تہجد کی نماز ادا کرکے بڑے پُرسوز لہجے میں دعا کرتے: اے زمین و آسمان کے مالک! تو نے اپنے کلام کی روشنی سے میرے سینے کو منور فرمایا اب اسی روشنی کے صدقے میں مجھے مرشد کامل عطا فرما۔ دعا مانگتے مانگتے حافظ جمال کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوجاتے، روزانہ کئی کئی بار حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہرۂ مبارکہ کی طرف نظر اٹھاتے کہ شاید مرکز الاولیاء لاہور سے ان کی درخواست کی منظوری آگئی ہو مگر حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خاموش دیکھ کر امیدوں پر اوس پڑ جاتی اور دل بُجھ سا جاتا چنانچہ دل ہی دل میں مخاطِب کرکے کہتے: جمال! تو اس قابل نہیں ہے کہ حضرت شاہ عنایت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلسِ معرفت میں شریک ہوسکے اپنے گھر لوٹ جا کہ شاید تیری قسمت میں یہ سعادت نہیں ہے۔ پھر خود ہی ان خیالات کو جھٹک دیتے اور کہتے کہ جمال! تو یہاں سے اٹھ کر اور کہاں جائے گا؟ اس جھونپڑی سے نکل کر تو اندھیرا ہی

اندھیرا ہے یہیں پڑا رہ، شاید وہ آفتابِ معرفت کسی دن تجھ پر مہربان ہو جائے اور تیرے دل کی تاریکیاں دور کر دے۔اسی ذہنی کشمکش کے شکار رہے یہاں تک کہ ایک ماہ گزر گیا بالآخر دل و دماغ دونوں نے مل کر یہ فیصلہ کر لیا کہ بس!اب حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی خدمت میں ساری زندگی گزار دینا ہے چاہے شرفِ بیعت حاصل ہو یا اس اعزاز سے سَدا محرومی رہے، اسی روز حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے خواب میں پیر و مرشد حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کو یہ فرماتے سنا: حافظ جمال کو اپنے حلقۂ ارادت میں داخل کر لو کہ اب وہ ایک دَر کا پابند ہو گیا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت حافظ جمال رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه جب یک دَر گیر مُحکم گیر یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی سے پکڑ، پر عمل پیرا ہوئے تو انہیں شرفِ بیعت کا مژدۂ جانفزا سنایا گیا، یاد رکھئے کہ جو مرید اپنے مرشدِ کامل سے مضبوط ارادت نہیں رکھتا اور کبھی اِس دَر پر جاتا ہے تو کبھی اُس در پر اور کبھی کسی اور طرف نکل جاتا ہے، ایسا مرید یونہی بھٹکتا رہ جاتا ہے اور اپنے پیر کے فیض سے محروم رَہ جاتا ہے لہٰذا مرید کو چاہیے کہ اپنے پیر و مرشد کا فیض پانے کے لئے اس سے ارادت مضبوط رکھے اور یک در گیر محکم گیر پر کاربند رہے اور ہمیشہ اس کی فرمانبرداری کرتا رہے کہ یہی وہ دروازہ ہے جس کے ذریعے اس کے دل پر انوار و

---

1 . . . دلوں کے مسیحا، ص ۳۱۴ بتصرف

تجلیات کی بارش ہو گی، یہی وہ راہ ہے جس کے ذریعے حق تعالیٰ کی مَعرِفت حاصل ہو گی۔ طریقت کے بلند و بالا اور مضبوط قلعوں کی جانب دیکھنے والوں کے لئے امام عبدالوہاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کا فرمان عقیدت کی گرہ میں باندھ لینے والا ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں: ''مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو اپنے مرشِد کے ساتھ ہمیشہ مضبوط باندھے رکھے اور ہمیشہ تابعداری کرتا رہے اور ہمیشہ اعتقاد رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی تمام اِمداد کا دروازہ صرف اس کے مرشِد ہی کو بنایا ہے اور یہ کہ اس کا مرشِد ایسا مظہر ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے مرید پر فُیوضات کے پلٹنے کے لئے صرف اسی کو مُعَیَّن کیا ہے اور خاص فرمایا ہے اور مرید کو کوئی مدد اور فیض مرشِد کے واسطہ کے بِغیر نہیں پہنچتا اگرچہ تمام دنیا مشائخ عُظّام سے بھری ہوئی ہے۔ مگر یہ قاعدہ اس لئے ہے کہ مرید اپنے مرشد کے علاوہ اور سب سے اپنی توجہ ہٹا دے کیونکہ اس کی امانت صرف اس کے مرشِد کے پاس ہوتی ہے، کسی غیر کے پاس نہیں ہوتی''۔ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غلامی اور دعوتِ اسلامی پر تادَمِ مرگ اخلاص کے ساتھ استقامت عطا فرمائے۔

بنادے مجھے ایک دَر کا بنادے — میں ہر دم رہوں باوفا یاالٰہی
سدا پیر و مُرشِد رہیں مجھ سے راضی — کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... آداب مرشد کامل ص۲۲۸

اولیاءُ اللہ بے خبر نہیں ہوتے

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں پھول ہوتے ہیں وہاں کانٹے ضرور ہوتے ہیں، جہاں اچھے لوگ ہوں وہاں برے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جب حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت وریاضت اور ولایت کا شہرہ ہونے لگا تو چند بدباطن بھی پیدا ہوگئے جنہوں نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ڈھونگی اور بناوٹی پیر ثابت کرنے کے لئے ایک بڑے تھال میں دو ریشمی جوڑے، چند لذیذ کھانے اور چاندی کے سو سکّے رکھے اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جھونپڑی کے قریب پہنچ گئے اس وقت آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دریا کے کنارے نماز پڑھ رہے تھے ان لوگوں نے کچھ دیر انتظار کیا جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سلام پھیرا اور ان سے یہاں آنے کا مقصد پوچھا تو انہوں نے چرب زبانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا: اگر آپ اس حقیر نذرانے کو قبول فرمالیں گے تو یہ ہمارے لیے بڑی سعادت ہوگی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑے شیریں لہجے میں فرمایا: میں تو دنیا کو بہت پیچھے چھوڑ آیا ہوں اور آپ لوگ اسی دنیا کو سجا کر پھر میرے سامنے لے آئے، میں جس کی خاطر اس ویرانے میں آپڑا ہوں، وہی میری ضرورتوں کا کفیل ہے اگر آپ لوگ ارد گرد نظر دوڑائیں تو بستی میں کئی ضرورت مند ایسے نکل آئیں گے جنہیں ان چیزوں کی حاجت ہوگی لہٰذا ان کا خیال رکھیں اور میرے پاس سے یہ سب چیزیں لے جائیں۔ یہ کہہ کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دوبارہ نماز کی نیت باندھ لی۔ وہ لوگ

کھڑے رہے کہ ایک مرتبہ پھر کوشش کریں گے مگر ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی، حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے پہلی ہی رکعت میں اتنا طویل قیام کیا کہ وہ لوگ کھڑے کھڑے اکتا گئے، آخر کار اپنا سامنہ لے کر رہ گئے اور واپس لوٹ آئے۔ چند دن بعد ایک صاحب عمدہ کھانا لے کر حاضر خدمت ہوئے تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اسے قبول فرمالیا یہ دیکھ کر کسی نے عرض کی: حضور! فلاں دن آپ نے عمدہ کھانا قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا اور آج قبول کرلیا اس میں کیا حکمت ہے؟ یکایک حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے نہایت پُر جلال لہجے میں فرمایا: ان لوگوں کی نیتیں درست نہیں تھیں، کیا وہ لوگ مجھے بے خبر سمجھتے ہیں؟ میں ہرگز بے خبر نہیں ہوں، حضرت شاہ عنایت قادری کا غلام بھلا کیسے بے خبر رہ سکتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیت کی تبدیلی سے اچھا عمل برا اور نیک گمان بدگمانی میں بدل جاتا ہے۔ جس کی نیت اچھی اس کا صلہ بھی اچھا، جس کی نیت میں فُتُور اس کا صلہ بھی مردود، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رکھئے کہ اللہ والوں کا وجود ہر زمانے میں رہا ہے مگر ہر کوئی انہیں آسانی سے تلاش نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ آج بھی جگہ جگہ ایسے لوگ دکھائی دیتے ہیں جو ان اللہ والوں کا بھیس بدل کر عوام الناس کے جذبات اور ان کی عقیدت کے ساتھ کِھلواڑ کرتے (یعنی کھیلتے)

---

1 ... دلوں کے مسیحا، ص ۳۰۳ تا ۳۰۴ ملخصاً

ہیں، طرح طرح کی شعبدے بازیاں اور کمالات دکھا کر بے چارے سادہ لوح مسلمانوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے میں مصروف ہیں اس ضمن میں دوپہر کی دھوپ سے زیادہ روشن بس یہی ایک قاعدہ کلیہ حرزِ جاں بنالیجئے کہ شریعت ہی سب کا دارومدار ہے شریعت ہی کسوٹی اور معیار ہے شریعت کا دامن چھوڑنے والا ولایت کے مرتبہ پر فائز نہیں ہوتا امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدنا بایزید بسطامی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک دوسرے بزرگ سے فرمایا: چلو! اس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو ولایت کے نام سے مشہور کیا ہے، وہ شخص زہد و تقویٰ میں مشہور تھا اور لوگ بکثرت اس کے پاس آیا کرتے تھے جب حضرت بایزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں تشریف لے گئے اتفاقاً اس شخص نے قبلہ کی طرف تھوکا حضرت بایزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فوراً واپس پلٹ آئے اور اس شخص سے سلام بھی نہ کیا اور فرمایا: یہ شخص نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آداب میں سے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں جس چیز کا (یعنی ولایت کا) دعویٰ کرتا ہے اس پر کیا امین ہوگا۔ [1]

امام عبد الغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن اور چمکدار کلام نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے عاقل! اے حق کے طالب! تجھے حد سے گزرے ہوئے ان جاہلوں کی باتیں دھوکے میں نہ ڈالیں جو

---

1 ... شریعت و طریقت، ص ۲۱

اپنی طرف سے صوفی بنتے ہیں لیکن وہ خود بگڑے ہوئے اور دوسروں کو بگاڑنے والے ہیں خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں وہ شریعت کے راستے سے ٹیڑھے ہو کر جہنم کے راستے پر چلتے ہیں جو شخص علمائے شریعت کی راہ سے باہر ہے وہ طریقت کے بزرگوں کے مسلک سے خارج ہے ایسے لوگ ہمیشہ اپنے وہموں کے بتوں کے سامنے ادب سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ شیطان جو وسوسے ان کے ذہن میں ڈالتا ہے یہ انہیں وسوسوں اور فتنوں میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ مکمل بربادی ہے ان کے لئے جو ان کا پیروکار ہو یا ایسوں کے کاموں کو اچھا جانے اور یہ بربادی اس لئے ہے کہ وہ راہِ خدا کے ڈاکو ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس دور میں بھی اللہ والوں کی کمی نہیں ہے اگر آپ واقعی کسی اللہ والے کی تلاش میں ہیں تو شریعَت و طریقت کی جامع شخصیت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامن سے لپٹ جایئے فی زمانہ ان کی ذات مقدسہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے ان کی صحبت سے عمل میں اضافہ اور آخِرت کی تیاری کا ذہن بنتا ہے۔ حُقوق اللہ اور حُقوق العباد کی بجا آوری کی طرف طبِیْعَت مائل ہوتی ہے۔

---

1 ... شریعت و طریقت، ص۳۶ ملتقطاً

پیرو مرشد سے بھلائی ہی ملتی ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید نے اپنے والدین اور گھر والوں کو چھوڑ چھاڑ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آستانے پر ڈیرہ جمالیا۔ دن رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں مصروف رہتا، نہ والدین کی خبر گیری کرتا نہ بال بچوں کی فکر۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا مجاہدہ اور ریاضت اپنی جگہ مگر معاملاتِ دنیا سے بے نیاز رہنا ہر ایک کے لئے مناسب نہیں، تم بال بچوں والے ہو تمہارے ماں باپ بوڑھے ہو چکے ہیں تم پر ان سب کے حقوق ہیں اگر تم نے ان کے حقوق ادا نہ کئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کے خلاف ہو گا نہ دنیا میں سرخروئی ملے گی نہ آخرت میں بلکہ ذلت و رسوائی مقدر ہو گی، جاؤ! اپنے گھر بار کی طرف دیکھو اور ان کے حقوق ادا کرو۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شہد میں ڈوبے ہوئے کلمات تاثیر کا تیر بن کر اس مرید کے دل میں پیوست ہو گئے اور وہ اپنے گھر واپس لوٹ آیا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں بچے کی پیدائش سے لے کر مرنے جینے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، کام کاج، بیوی بچوں

---

1 ... دلوں کے مسیحا، ص ۳۱۳ ملخصاً

بلکہ رشتے داروں اور دوست احباب تک کے روشن احکام بیان فرمائے گئے ہیں، اسلام ہمیں ترکِ دنیا اور رہبانیت اختیار کرنے سے منع کرتے ہوئے والدین اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا حکم فرماتا ہے چنانچہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں ترکِ دنیا نہیں۔ (1)

حضرت سیّدنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اہلِ یمن میں سے ایک شخص ہجرت کرکے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟ اس نے عرض کی: میرے والدین ہیں، فرمایا: کیا انہوں نے تمہیں اجازت دی ہے؟ عرض کی: نہیں، ارشاد فرمایا: ان کی طرف لوٹ جاؤ اور ان سے اجازت طلب کرو اگر وہ اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کی خدمت میں مشغول ہو جاؤ۔ (2)

والدین کی خدمت اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والوں کو نور برساتی حدیثِ مبارکہ میں عمر اور رزق میں کشادگی کی بشارت عطا گئی ہے چنانچہ حضورِ اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان نور بار ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر اور رزق میں اضافہ کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صِلہ رحمی کیا کرے۔ (3)

---

1 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الایمان والنذر، باب الخزامۃ، ۸/۳۸۹، حدیث: ۱۶۱۴۰

2 ... ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب الرجل یغزو۔۔۔الخ، ۳/۲۵، حدیث: ۲۵۳۰

3 ... الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلاۃ، باب بر الوالدین، ۳/۲۵۵، حدیث: ۳۷۹۸

تصورِ مرشد

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیر و مرشد حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے بے پناہ محبت کیا کرتے تھے اور بارگاہِ مرشد کی حاضری کو ترسا کرتے تھے۔ جب جب تصور کی بالکنی سے جھانکتے تو تصورِ مرشد میں کھو جاتے اور زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہو جاتے کہ میرے لیے تو بس یہی ایک اعزاز کافی ہے کہ جب پیر و مرشد کی نورانی مجلس آراستہ ہو، ہزاروں مرید دست بستہ بیٹھے ہوں اور میں سر جھکائے اس بارگاہِ کرم میں حاضری دوں تو مرشدِ عالی مقام یہ فرما رہے ہوں: دیکھو! میرا مرید سید عبد اللہ آرہا ہے، یہ کہتے کہتے حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔[1]

کروں بند آنکھیں تصور میں آئیں — میرے پیر و مرشد سدا یا الٰہی
بڑھے بے قراری میں مرشد پہ واری — یوں ہو جاؤں ان پہ فِدا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! — صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کون مرشد کے قریب ہوتا ہے؟

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے پیر و مرشد سے دور رہتے ہوئے چھ سال کا عرصہ ہو چکا تھا لیکن پھر بھی مرشد کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے سخت

---

1 ... دلوں کے مسیحا، ص ۳۰۸

مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول رہے جب پیر و مرشد حضرت شاہ عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ملاحظہ فرمایا کہ اب مرید صادق کو خلوت نشینی کی ضرورت نہیں تو حکم فرمایا کہ مرکز الاولیاء لاہور واپس آجائیں، جب حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مرشدِ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عجب حالت تھی کہ دل بے قابو ہو چکا تھا اور آنکھوں سے اَشکوں کا سیلاب جاری تھا چنانچہ مرشدِ کریم پر نگاہ پڑتے ہی بے تابانہ قدموں سے لپٹ گئے یہاں تک کہ ہوش ہی جاتا رہا۔بس زبان پر یہی کلمات جاری تھے کہ یامرشد! آپ نے مجھے اپنے سے دور کیوں کیا؟اور مرشدِ کریم اپنے مریدِ صادق کے سر پر ہاتھ پھیرتے جاتے اور تالیفِ قلب کے لئے فرماتے جاتے کہ ان میں سے بہت سے قریب رَہ کر بھی دور ہیں، اور تم دور رَہ کر بھی بہت زیادہ قریب ہو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرید اپنے پیر و مرشد کی قُربت اور صحبت میں رہے تو اسے عام طور پر خوش نصیبی اور سعادت مندی سمجھا جاتا ہے مگر یاد رکھئے کہ اصل سعادت مندی یہ ہے کہ اسے مرشدِ کریم کا فیض حاصل ہو جائے چاہے وہ پیر و مرشد سے قریب ہو یا دور، حضرت شاہ عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے فرمان کا مفہوم یہی ہے کہ مرید کا پیر و مرشد سے قریب رہنا یا دور رہنا کوئی معنی نہیں رکھتا ایک مرید اپنے مرشد کی خدمت میں ساری زندگی گزار دیتا ہے مگر اسے

---

1 ... دلوں کے مسیحا، ص ۳۱۷ بتصرف

معرفت کا انتہائی انعام ملنا تو دور کی بات، ابتدائی صلہ بھی حاصل نہیں ہوتا کیونکہ اس کی خدمت گزاری میں وہ خلوصِ عشق اور دیانت داری شامل نہیں ہوتی جو کار گزاری کو بہتر بنا کر مرشد کا منظورِ نظر بنادے، اسی لیے وہ قریب رہ کر بھی دور ہی رہتا ہے جبکہ بعض مرید دور رہ کر مرشد کے ہر فرمان پر لبیک کہتے ہیں اور عمل کرتے ہیں یوں مرشد کی رضا حاصل کر کے اللہ و رسول کی بارگاہ میں سرخروئی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گلِہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے مبارک کلمات ان اسلامی بھائیوں کے جذبۂ شوق پر تسکین کا مرہم رکھنے کے لئے کافی ہیں جو امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بظاہر دور رہتے ہوئے اپنے علاقوں میں یا مدنی قافلوں میں سفر کرتے ہوئے دور دراز مقامات پر تن مَن دَھن سے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے میں مصروف ہیں اگر ہم بھی اپنے مرشِد کامل کا فیض پانا چاہتے ہیں اور ان کا دل خوش کرنا چاہتے ہیں تو اپنی خواہشات کو ان کی خواہش پر قربان کرنا ہو گا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہر اسلامی بھائی کے لئے خصوصی طور پر دو مدنی کام عطا فرمائے ہیں۔

(۱) مدنی انعامات　　　　(۲) مدنی قافلہ

ان دونوں مدنی کاموں پر عمل پیرا ہونے والوں سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے ہیں چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں: جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا ''مدنی انعامات'' پر عمل ہے تو دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو جاتا ہے۔

خوش نصیبوں کو اپنی پسندیدگی کی سند عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میرا پسندیدہ اسلامی بھائی وہ ہے جو لاکھ سستی ہو مگر تین دن مدنی قافلے میں سفر کرتا ہو، جو داڑھی اور زلفوں سے آراستہ اور سنت کے مطابق مدنی لباس وعمامہ شریف سے مزیّن ہو۔ مجھے کماؤ بیٹے پسند ہیں (یعنی جو مدنی قافلے میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوں)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات پر عمل کرنے، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے اور ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وصال والدین اور تعزیت مرشد

تقریباً ایک سال بعد حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیر و مرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مرکز الاولیاء لاہور سے والدین کے پاس ''پانڈوکے'' تشریف لے آئے والد ماجد حضرت سید سخی شاہ محمد گیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چھوٹا سا مدرسہ اب علمی و روحانی مرکز کی صورت اختیار کر چکا تھا جس میں گاؤں کے ''چودھری پانڈو'' نے ہر طرح کا تعاون کیا تھا جونہی ''چودھری پانڈو'' کا انتقال ہوا اس کی اولاد نے

مدرسہ کی مالی مُعاوَنَت ترک کردی اور سخت گیر رویہ اپناتے ہوئے ذاتی ملازم سمجھنا شروع کردیا مگر والد ماجد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمت نہ ہاری اور مدرسہ کا نظام بخوبی چلاتے رہے کچھ عرصہ بعد والد ماجد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا اور پھر یکے بعد دیگرے والدہ ماجدہ اور دو چھوٹی ہمشیراؤں نے عالَمِ جاوِدانی کا سفر اختیار کیا رشتہ داروں میں اب بڑی ہمشیرہ حیات تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا کچھ عرصہ قبل ہنستا بستا گھرانہ ماتم کَدہ بن گیا، اداسی کے بادلوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر گہرا سایہ کردیا۔ پیر و مرشد حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تعزیت کے لئے تشریف لائے تو دل کو ڈھارس ہوئی اور عرض گزار ہوئے: یامرشدی! اب یہاں دل نہیں لگتا اپنے ساتھ مجھے مرکز الاولیاء لاہور لے چلئے، پیر و مرشد نے شفقت بھرے لہجے میں فرمایا: ابھی یہیں رہو، یہاں تمہاری ضرورت زیادہ ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "شیطان کے بعض ہتھیار" کے صفحہ 6 پر تعزیت کی فضیلت اور تعریف بیان کرتے ہوئے محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین نقل فرماتے ہیں: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا

1 ... سیرت بلھے شاہ، ص ٦٧ تا ٦٨ ملخصاً وغیرہ

جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔ [1]

تعزیت کسے کہتے ہیں؟

تعزیت کا معنیٰ ہے، مصیبت زدہ آدمی کو صبر کی تلقین کرنا۔ تعزیت مسنون (یعنی سنّت) ہے۔ [2]

روٹھا ہوا مَن گیا

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مزید ارشاد فرماتے ہیں: بسا اوقات غمخواری اور تعزیت کے دنیا میں بھی ثمرات دیکھے جاتے ہیں، چنانچہ ان دنوں کی بات ہے جن دنوں نور مسجد کاغذی بازار باب المدینہ کراچی میں میری امامت تھی، ایک اسلامی بھائی پہلے میرے قریب تھے پھر کچھ دور دور رہنے لگے مگر مجھے اندازہ نہ تھا، ایک دن فجر کے بعد مجھے ان کے والد صاحب کی وفات کی خبر ملی میں فوراً ان کے گھر پہنچا، ابھی غسلِ میت بھی نہ ہوا تھا، دعا فاتحہ کی اور لوٹ آیا، نمازِ جنازہ میں شریک ہو کر قبرستان ساتھ گیا اور تدفین میں بھی پیش پیش رہا، اس کے فوائد تصور سے بھی بڑھ کر ہوئے چنانچہ اس اسلامی بھائی نے خود ہی اِنکِشاف کیا کہ مجھے آپ کے بارے میں کسی نے وَرغلایا تھا اس کی باتوں میں آکر میں آپ سے دور ہو گیا اور اتنا دور کہ

---

1 ... المعجم الاوسط، ٦/٤٢٩، حدیث: ٩٢٩٢

2 ... بہار شریعت، ١/ ٨٥٢

آپ کو آتا دیکھ کر چھپ جاتا تھا لیکن میرے پیارے والد صاحب کی وفات پر آپ کے ہمدردانہ انداز نے میرا دل بدل دیا، جس آدمی نے مجھے آپ سے بددِل کیا تھا وہ میرے والدِ مرحوم کے جنازے تک میں نہیں آیا، اس واقعے کو تادمِ تحریر کوئی 35 سال کا عرصہ گزر چکا ہوگا وہ اسلامی بھائی آج بھی بہت محبت کرتے ہیں، نہایت باا ثر ہیں تنظیمی طور پر کام بھی کرتے ہیں، داڑھی سجائی ہوئی ہے، خود میرے پیر بھائی ہیں، مگران کے بال بچے نیز دیگر بھائی اور خاندان کے مزید افراد عطاری ہیں، چھوٹے بھائی کا مدنی حلیہ ہے اور دعوتِ اسلامی کے ذمے دار ہیں بڑے بھائی بھی باعمامہ تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پانڈوکے سے ہجرت

مشہور مغل بادشاہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو پنجاب میں ایک غیر مسلم قوم نے آزادی اور خود مختاری کا نعرہ لگاتے ہوئے مسلمانوں پر حملے شروع کردیئے اتفاقاً اسی قوم کا ایک فرد "پانڈوکے" کے قریب سے گزرا تو گاؤں والوں نے اسے پکڑ لیا اور خوب مارا حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیچ بچاؤ کرواکر اس کی جان چھڑوائی، گاؤں کے چودھریوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو سخت برہم ہوئے اور چند غنڈوں اور اوباشوں کو لے کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رہائش گاہ پر حملہ کرکے اسے سخت نقصان پہنچایا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شدید زخمی کردیا چنانچہ

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی بڑی ہمشیرہ کو لے کر وہاں سے نکل آئے۔[1]

ولی کی گستاخی کا انجام

پھر گاؤں کے بڑے بوڑھوں نے چودھریوں کو سمجھایا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ایک ولی کو تم نے ستایا ہے کہیں تم پر کوئی بڑی مصیبت نہ آن پڑے چنانچہ وہ سب حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو منانے آئے مگر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جانے سے انکار کر دیا جسے انہوں نے اپنی بے عزتی سمجھا اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو زبردستی اپنے ساتھ لے جانا چاہا یہ دیکھ کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جلال آگیا اور زبان پر یہ کلمات جاری ہو گئے: اُجڑ گیا پانڈو کے نگھر گیا سدھار، جب انہوں نے یہ کلمات سنے تو ناکام و نامراد لوٹ گئے۔ اس بد تمیزی اور گستاخی کی سزا انہیں یوں ملی کہ جب وہ غیر مسلم اپنی قوم کے پاس پہنچا اور انہیں پوری صورت حال سے آگاہ کیا تو وہ قہرِ خداوندی بن کر "پانڈوکے" پر حملہ آور ہوئے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی نیز چودھریوں کو قتل کر کے ان کا سارا مال و اسباب لوٹ لیا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّ وَجَلَّ اگرچہ عیبوں کو چھپانے والا گناہوں کو بخشنے والا، رحیم و کریم ہے لیکن اگر کوئی بدنصیب اس کے محبوب بندوں کی

---

1 ... سیرت بلھے شاہ، ص٦٩ ملخصاً

2 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص١٠٣ تا ١٠٥ ملخصاً

شان میں کوئی گستاخی و بے ادبی کرتا ہے تو خداوندِ قدُّوس کی قہاری و جباری اس مردود کو ہرگز ہرگز معاف نہیں فرماتی بلکہ ضرور بالضرور دنیا و آخرت کے بڑے بڑے عذابوں میں گرفتار کر دیتی ہے اور وہ دونوں جہاں میں قہر قہار و غضبِ جبار کا اس طرح سزاوار ہو جاتا ہے کہ دنیا میں لعنتوں کا بار اور پھٹکار اور آخرت میں عذاب نار کے سوا اس کو کچھ نہیں ملتا۔ صرف دو گناہوں پر بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ دیا گیا ہے ایک سود خور دوسرے دشمنِ اولیا کو، چنانچہ حضرت سیِّدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ ذیشان ہے: مَنْ اَھَانَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَۃ جس نے میرے کسی ولی کی توہین کی بے شک اس نے میرے ساتھ جنگ کا اعلان کیا۔[1]

گستاخِ ولی دونوں جہاں میں ذلیل و رسوا

حضرت ابو قلابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ میں ملکِ شام کی سرزمین میں تھا تو میں نے ایک شخص کو بار بار یہ صدا لگاتے ہوئے سنا کہ "ہائے افسوس! میرے لئے جہنم ہے۔" میں اٹھ کر اس کے پاس گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس شخص کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہیں اور وہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہے

---

1 ... کنز العمال، کتاب الایمان والاسلام، قسم الاقوال، ۱/۲۰۰، حدیث: ۱۶۷۶

اور اپنے چہرے کے بل زمین پر اوندھا پڑا ہوا بار بار لگاتار یہی کہہ رہا ہے کہ "ہائے افسوس! میرے لئے جہنم ہے۔" یہ منظر دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اس سے پوچھا کہ اے شخص! تیرا کیا حال ہے؟ اور کیوں اور کس بنا پر تجھے اپنے جہنمی ہونے کا یقین ہے؟ یہ سن کر اس نے یہ کہا: اے شخص! میرا حال نہ پوچھ، میں ان بدنصیب لوگوں میں سے ہوں جو امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کرنے کے لئے ان کے مکان میں گھس گئے تھے۔ میں جب تلوار لے کر ان کے قریب پہنچا تو ان کی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے مجھے ڈانٹ کر شور مچانا شروع کر دیا جس کی وجہ سے میں نے انہیں ایک تھپڑ مار دیا یہ دیکھ کر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ دعا مانگی کہ "اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو کاٹ ڈالے اور تیری دونوں آنکھوں کو اندھی کر دے اور تجھ کو جہنم میں جھونک دے"۔ اے شخص! میں امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پُر جلال چہرے کو دیکھ کر اور ان کی اس قاہرانہ دعا کو سن کر کانپ اٹھا اور میرے بدن کا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہو گیا اور میں خوف و دہشت سے کانپتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلا۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی چار دعاؤں میں سے تین دعاؤں کی زَد میں تو آچکا ہوں، تم دیکھ رہے ہو کہ میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ چکے جبکہ دونوں آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں اب صرف چوتھی دعا یعنی میرا جہنم میں داخل ہونا باقی رہ گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ معاملہ بھی یقیناً ہو کر

رہے گا چنانچہ اب میں اسی کا انتظار کر رہا ہوں اور اپنے جرم کو بار بار یاد کر کے نادم وشرمسار ہو رہا ہوں اور اپنے جہنمی ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان کو اپنے محبوب اور پیارے بندوں کی بے ادبی وگستاخی کی لعنت سے محفوظ رکھے اور اپنے محبوبوں کی تعظیم وتوقیر اوران کے ادب واحترام کی توفیق بخشے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مرشِد کے فرمان پر

"پانڈوکے" سے رخصت ہونے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیر ومرشد حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے پاس مرکز الاولیاء لاہور تشریف لے آئے پھر کچھ عرصہ بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "قصور" شہر جانے کا حکم ہوا چونکہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا دورِ طالب علمی وہاں گزارا تھا اس لئے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں کے حالات سے بخوبی واقف تھے چنانچہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوگئے: شہر قصور میں نیک کام کرنے والے اور سخاوت سے کام لینے والے نہ ہونے کے برابر ہیں اور وہاں ملکی قانون بھی نافذ نہیں مگر پھر بھی مجھے قصور جانا ہے کیونکہ میرے مرشد کا یہی حکم ہے۔[2]

---

1 ... کراماتِ صحابہ ص:۹۳
2 ... دلوں کے مسیحا، ص۳۳۷تا۳۳۸ملخصاً

قصور شہر میں آمد

اس سفر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ بڑی ہمشیرہ اور دو خاص مرید حضرت سلطان احمد مستانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت حافظ جمال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تھے۔ قصور آکر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب سے پہلے اپنے استادِ گرامی حضرت علامہ خواجہ حافظ غلام مرتضٰی صدیقی قصوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور دعائیں لیں پھر شہر کی گنجان آبادی میں ٹھہرنے کے بجائے کچھ دور ایک تالاب کے کنارے رہنا پسند فرمایا۔ ابتدا میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اہلِ قصور کی جانب سے پَس و پیش اور مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر جب ان پر یہ حقیقت واضح ہوئی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیغامِ توحید و رسالت کو عشق و محبت کے روپ میں ڈھال کر بھولی بھٹکی مخلوقِ خدا کو درِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غلام بنانا اور انہیں عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جام پلانا چاہتے ہیں تو ان کی تمام مخالفت محبت اور الفت میں بدل گئی۔ رفتہ رفتہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بزرگی اور ولایت کے چرچے عام ہوگئے شہرت اور مقبولیت کا یہ عالَم ہو گیا کہ لوگ دور دور سے آکر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گرد پروانہ وار جمع ہونے لگے جو حاجت مند درِ اقدس پر پہنچ جاتا دامنِ مراد بھر کر لے جاتا، برسوں کا بیمار آتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دم کئے ایک گھونٹ پانی سے شِفایاب ہو جاتا، دکھ درد اور تکلیف کا مارا آتا تو سکھ چین لے کر لوٹتا، پریشان حال آتا تو خوش باش ہو کر جاتا، اور جو شریف زادیاں اپنی غربت کی وجہ سے ماں باپ کے کاندھوں کا بوجھ بنی ہوئی تھیں وہ حضرت بابا

بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعاؤں سے رشتہ اِزدِواج میں منسلک ہونے لگیں، مقامی و غیر مقامی لوگوں کی قطاریں لگ جاتیں لوگوں کی آمدورفت کے پیشِ نظر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لنگر کا سلسلہ جاری کردیا چنانچہ بھوک اور بے روزگاری کے ستائے ہوئے لوگوں کو بھی پیٹ بھر روٹی ملنے لگی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی تربیت بھی فرماتے جاتے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان کی مدد اور اس کی حاجت پوری کرنے کے فضائل کتبِ احادیث کے ذخیرے میں جگہ جگہ چمکتے دمکتے موتیوں کی طرح آنکھوں کو خیرہ کررہے ہیں ایمان کو تازگی بخشنے کے لئے تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

لوگوں کی حاجات پوری کرنے والے

حضرت سیّدنا عبد اللہ ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک مخلوق ایسی ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کی حاجات پوری کرنے کیلئے پیدا فرمایا ہے۔ لوگ حاجت کے وقت ان کی طرف رجوع کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو کل قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے محفوظ ہوں گے۔[2]

---

1 ... سیرت بلھے شاہ، ص ۷۲تا ۸۰ ملخصاً

2 ... المعجم الکبیر، ۱۳/۲۷۴، حدیث: ۱۳۳۳۴

خیر و شر کی چابی

حضرت سیّدنا سہل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سَرورِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس خیر و شر کے خزانے ہیں اوران خزانوں کی چابیاں انسان ہیں، اُس شخص کیلئے خوشخبری ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خیر کی چابی اور شر کیلئے تالا بنایا اور ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جسے شر کی چابی اور خیر کے لئے تالا بنایا۔[1]

مسلمان کی مصیبت دور کرنے والا

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، بیمار دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمان کی دنیاوی مصیبت کو دور کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت میں اس کی مصیبت کو دور فرمائے گا، جو مسلمان کے عیب چھپائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دنیا و آخرت کے عیوب چھپائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... المعجم الکبیر، ۶/۱۵۰، حدیث: ۵۸۱۲

2 ... مسلم، کتاب الذکر، باب فضل الاجتماع الخ، ص ۱۴۴۷، حدیث: ۲۶۹۹

پیرومرشد نے نظرِ کرم پھیرلی

حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے استادِ محترم مولانا حافظ غلام مرتضیٰ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بڑی عزت کیا کرتے تھے اور ان کی خدمت کو عین سعادت سمجھتے تھے، ایک بار استادِ محترم کی صاحب زادی کا نکاح ہوا تو استادِ محترم نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مہمانوں کی خدمت پر مامور کیا ایک شاگرد کی حیثیت سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جملہ انتظامات میں نہایت اخلاص اور تن دہی سے حصہ لیا اتفاق سے اسی دن پیر و مرشد حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے بھتیجے اور خاص الخاص مرید حضرت مولانا ظہور محمد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے مختصر ملاقات کی اور ایک خادم کی ذمہ داری لگائی کہ حضرت کی خدمت اور خیر خواہی میں کسی قسم کی کمی نہیں آنی چاہیے اور مہمانوں سے فارغ ہو کر خود حاضر ہونے کا کہہ کر رخصت ہو گئے، جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مہمانوں اور دیگر انتظامی معاملات سے فارغ ہوئے تو رات کافی بیت چکی تھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس خیال سے حضرت مولانا ظہور محمد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس نہ گئے کہ وہ آرام فرما رہے ہوں گے اور میری وجہ سے کہیں ان کی نیند میں خلل نہ آجائے لیکن دوسری طرف حضرت مولانا ظہور محمد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے تابی سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ پوری رات گزر گئی پھر صبح تڑکے ہی مرکز الاولیاء لاہور روانہ ہوگئے اور پیر و مرشد کی بارگاہ میں پورا ماجرا کہہ سنایا، حضرت بابا بلھے شاہ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اندازِ بے رُخی اور اپنے خاصُ الخاص مرید کی بے قدری کا سن کر حضرت علامہ شاہ محمد عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے چہرۂ مبارکہ پر ناراضی کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا: ہم نے آج سے بلھے شاہ کی کیاریوں سے اپنا پانی روک لیا ہے، بس اتنا کہنے کی دیر تھی کہ حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے قیامت برپا ہو گئی جونہی مرشد کریم نے اپنی نظر کرم پھیری آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل پر چھریاں چل گئی، سر پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا، دم بھر میں کیا سے کیا ہو گیا، ہوش رہا نہ جوش، بہار خزاں میں بدل گئی، اجالا اندھیرے میں اور خوشی غم میں تبدیل ہو گئی۔

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آستانے کا انتظام مرید خاص حضرت سلطان احمد مستانہ کے سپرد فرمایا اور مرکز الاولیاء لاہور تشریف لے آئے بارگاہِ مرشد میں حاضری چاہی مگر یہ کیا! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آنے سے روک دیا گیا کوئی شُنوائی نہ ہوئی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جان پر بَن آئی، جدائی اور پشیمانی کی حالت نے تڑپا کر رکھ دیا، چین لُٹ گیا اور قرار مِٹ گیا، مگر پیر و مرشد نے مرید صادق کو ابھی آزمانا تھا آزمائش کی بھٹی میں تپا کر کندن بنانا مقصود تھا جبکہ مرید صادق کی بس یہی چاہت تھی کہ کسی طرح مرشد راضی ہو جائیں میری غلطی کو معاف کر دیں اسی حالت میں دروازے پر کھڑے رہتے، دیارِ مرشد کی خاک چھانتے رہتے نہ دن کا خیال رہا نہ رات کا، آنے والا ہر لمحہ جدائی کے زخم کو مزید گہرا کرتا جاتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مرید کے لئے لازم و ضروری ہے کہ ہر

وقت اور ہر حال میں اپنے پیر و مرشد کی رضا کا طلب گار رہے اور ہر اس بات یا عمل سے بچنے کی کوشش کرتا رہے جس سے ان کی ذات کو رنج و غم یا تکلیف پہنچتی ہو اور اگر خدانخواستہ کوئی ایسی بات یا عمل سرزد ہو جائے جو پیر و مرشد کی ناراضی کا سبب بنے یا وہ کسی کام پر خفگی یا عِتاب کا اظہار کریں یا کسی بات پر دھتکار دیں تو مرید کو چاہیے کہ ان سے ہرگز جدا مت ہو، ان کو راضی کرنے کی کوشش میں لگا رہے اور یہی آس لگا کر رکھے کہ ایک نہ ایک دن پیر و مرشد ضرور نظر کرم فرمائیں گے اور مجھ سے راضی ہو جائیں گے اس کے ساتھ ساتھ صبر کو لازم پکڑتے ہوئے اپنا مدنی ذہن بنائے کہ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کسی ایک مسلمان کو ایک سانس برابر بھی ناپسند نہیں سمجھتے اور خفگی یا عِتاب کا اظہار دراصل مریدوں کی تعلیم کی غَرَض سے ہوتا ہے جس سے مرید اَنجان و بے خبر ہوتے ہیں نیز یوں بھی مدنی ذہن بنائے کہ بعض اوقات اس خفگی یا عِتاب سے مرید کا امتحان لینا مقصود ہوتا ہے اور جو اس میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتا ہے وہ ہی فیضِ باطنی حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے چنانچہ عارِف باللہ امام عبد الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خزینۂ مَعرفت کا بیش بہا اور تراشا ہوا ہیرا عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مرید پر لازم اور واجب ہے کہ جب مرشِد اس سے ناراض ہو جائیں تو فوراً ہی اس کو راضی کرنے کی کوشش میں لگ جائے اگرچہ اسے اپنی خطا کا پتا نہ چلے۔ جس مرید نے اپنے مرشِد کو راضی کرنے کی طرف جلد بازی نہ کی تو یہ اس مرید کی ناکامی کی دلیل و علامت ہے۔ مزید فرماتے

ہیں کہ میرے بیٹے عبد الرحمن نے پانچ برس کی عمر میں مجھ سے کہا: ابا جان! سچا مرید وہ ہے کہ جب مرشد اس پر ناراض ہو جائے تو اس کی روح نکلنے کے قریب آجائے اور وہ نہ کھائے نہ پئے نہ ہنسے اور نہ سوئے، یہاں تک کہ (وہ اس قدر غمگین و فکر مند ہو کہ) اس کے پیر و مرشد اس سے راضی ہو جائیں۔ (1)

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پُرسش اور جا بھی سگِ بے ہُنر کی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مرشد کیسے راضی ہوئے؟

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ بات جانتے تھے کہ دادا پیر وارثِ فیضانِ محمدی حضرت علامہ سیّد محمد رضا شاہ قادری شطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس مبارک کا زمانہ قریب ہے اور پیر و مرشد کی عرس پر ضرور حاضری ہوتی ہے چنانچہ جب عرس مبارک شروع ہوا اور حضرت شاہ عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تشریف لائے تو حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چہرے پر نقاب ڈال کر راہ میں کھڑے ہو گئے اور جھوم جھوم کر دیوانہ وار نہایت پر سوز آواز میں اشعار پڑھنے لگے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آواز میں بلا کا درد تھا اشعار میں کلیجے کو چھلنی کر دینے والی

---

1 ... آداب مرشد کامل ص ۶۱ تا ۶۸ ملخصاً

پکار تھی جب مرشد کریم حضرت شاہ عنایت قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے مبارک کانوں میں سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی آواز پہنچی اور حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس دردناک حالت میں دیکھا تو دل پسیج گیا مرید صادق کو پہچان تو گئے تھے لہذا دل جوئی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم بلھے شاہ ہو؟ مرید صادق حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بس یہی آرزو تھی کہ کسی طرح مرشدِ کریم میری جانب توجہ فرمالیں چنانچہ بے اختیار پیرو مرشد کے قدموں میں آگرے اور عرض کرنے لگے: یا مرشدی! میں بُلھا نئیں، بھُلا آں یعنی "میں بھُولا ہوا ہوں" مرشد کریم نے مرید صادق کو دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور کمالِ عنایت و شفقت سے اپنے سینے سے لگالیا پھر تو رحمت کا بند چشمہ دوبارہ پھوٹ نکلا، سوکھی کیاری کو پھر سے پانی مل گیا، حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی گلِ گلزار ہوگئی، لطف و سرور کے رنگ برنگے پھولوں سے مہک اٹھی اب مرید کامل فنا فی الشیخ کے مرتبے پر فائز ہوچکا تھا۔[1]

بس تیری یاد ہو دل میرا شاد ہو | مجھ کو مئے وہ پلا میرے مرشد پیا
ایسا غم دے مجھے ہوش ہی نہ رہے | مست اپنا بنا میرے مرشد پیا

پیارے اسلامی بھائیو! مشہور ہے کہ حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیرو مرشد کو راضی کرتے وقت زنانہ لباس پہنا اور پاؤں میں گھنگرو

---

1 ... سائیں بلھے شاہ، ص ۳۵ تا ۴۰ ملخصاً وغیرہ

باندھے تھے جان لیجئے کہ کوئی بھی ولی چاہے وہ کتنے ہی بڑے مرتبے پر فائز ہو، احکامِ شرعیہ کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا، حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باشرع عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت متقی، پرہیز گار اور سخت مجاہدہ کرنے والے تھے لہٰذا آپ جیسے باعمل عالم دین سے غیر شرعی امور کا صدور نہیں ہو سکتا اور اگر بالفرض زنانہ لباس پہننے اور گھنگرو باندھنے والی بات کا سچ ہونا تسلیم بھی کر لیا جائے تو حضرت بابا بلھے شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حالت کو بے خودی پر محمول کیا جائے گا کہ جس میں انسان کو خود پر اختیار نہیں رہ پاتا اور نہ اس پر شریعت گرفت فرماتی ہے، پیرو مرشد کی ناراضی کی وجہ سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غم کی حالت اس قدر طاری ہو چکی تھی کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس وقت بے خودی اور جذب کے عالم میں تھے تو ان معاملات کا صدور ہوا جو کہ دلیل نہیں بنائے جا سکتے۔ مشہور مقولہ ہے کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے، یہ بات اگرچہ درست اور لائقِ تحسین ہے مگر اس نقل اور پیروی کرنے میں لازم و ضروری ہے کہ کوئی بات خلاف شریعت نہ ہو اور نہ ہی کسی قسم کے گناہ کی آمیزش پائی جائے جو نہی اس میں اللہ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی شامل ہو گی قابلِ مردود ہے لہٰذا کسی بھی مرد کا زنانہ لباس پہننا گھنگرو باندھنا ناجائز و حرام ہے کہ حدیث پاک میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں کو ملعون قرار دیا ہے چنانچہ امام ابو داوٗد نے ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان عورتوں پر لعنت کی جو

مردوں سے تشبہ کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔[1] جبکہ ایک حدیثِ پاک میں تو فقط زنانہ لباس پہننے والے مرد پر لعنت فرمائی ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس مرد پر لعنت کی، جو عورت کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی، جو مردانہ لباس پہنتی ہے۔[2]

امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے سنہرے حروف سے لکھنے والے کلمات ملاحظہ کیجئے چنانچہ فرماتے ہیں: وَجد کہ حقیقۃً دل بے اختیار ہو جائے اس پر تو مطالبہ کے کوئی معنی نہیں، دوسرے تَواجُد یعنی بَاختیارِ خود وجد کی سی حالت بنانا، یہ اگر لوگوں کے دکھاوے کو ہو تو حرام ہے اور ریا اور شرک خفی ہے، اور اگر لوگوں کی طرف نظر اصلاً نہ ہو بلکہ اَھلُ اللہ سے تشبہ اور بہ تکلف ان کی حالت بنانا کہ امام حجۃ الاسلام وغیرہ اکابر نے فرمایا ہے کہ اچھی نیت سے حالت بناتے بناتے حقیقت مل جاتی ہے اور تکلیف دفع ہو کر تَواجُد سے وجد ہو جاتا ہے تو یہ ضرور محمود (پسندیدہ) ہے مگر اس کے لئے خلوت (تنہائی) مناسب ہے مجمع میں ہونا اور ریا سے بچنا بہت دشوار ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... ابوداود، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء ۴/ ۸۳، حدیث: ۴۰۹۷
2 ... ابوداود، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء ۴/ ۸۳، حدیث: ۴۰۹۸
3 ... فتاویٰ رضویہ ۲۳/ ۷۴۵

حضرت بابا بلھے شاہ کا عشقِ رسول

جب حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ محبتِ شیخ میں درجہ کمال کو پہنچ کر فنافِی الْمُرشِد کے مقام پر فائز ہو گئے تو پیر و مرشد حضرت شاہ عنایت قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی نے آپ کو بارگاہِ رسالت میں پیش کرنے سے پہلے فرمایا: جب تک کسی کی آنکھیں نورِ نبی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منور نہ ہوں تو نورِ الٰہی کے جلوے نہیں دیکھ سکتا، جس طرح نورِ مرشد کے بغیر نورِ نبی کا دیکھنا ممکن نہیں اسی طرح نورِ نبی کے بغیر نورِ الٰہی دیکھنے کے لئے نورِ نبی کی عینک ضروری ہے، نبی کی معرفت کے بغیر معرفتِ الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی، مالکِ حقیقی تک رسائی کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ رسولِ خدا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مقدسہ ہے کوئی بھی سالک راہِ سلوک کی منزل نہیں پا سکتا جب تک اس دَر کا بھکاری نہ بن جائے۔ اس کے بعد پیر و مرشد نے حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کان میں کچھ خاص کلمات ارشاد فرمائے جس سے حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سینے میں عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آگ بھڑک اٹھی، رواں رواں دریائے محبتِ رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ڈوب گیا پھر پیر و مرشد نے لباس و بدن کو معطر رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے درود و سلام کی کثرت کا وظیفہ عطا فرمایا کہ یہی عشاق کا محبوب وظیفہ ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ راہِ طریقت

---

(1) ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص ۱۴۰ ملخصاً

کے جگمگاتے اور روشن اصول کو واضح الفاظ میں بیان فرماتے ہیں: اللہ کی طرف وسیلہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف وسیلہ مشائخِ کرام، سلسلہ بہ سلسلہ جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ تک بے وسیلہ رسائی محالِ قطعی ہے یونہی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک رسائی بے وسیلہ دشوار عادی ہے۔ (1)

فنائیت کے تین درجے

اعلیٰحضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جدِّ مرشد حضرت سیّد شاہ آلِ احمد اچھے میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "آدابِ سالکین" میں ارشاد فرماتے ہیں! فنا کے تین درجے ہیں:

(۱) فَنَافِی الشَّیخ (۲) فَنَافِی الرَّسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (۳) فَنَافِی اللہ عَزَّوَجَلَّ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی "نَفْحَاتُ الْاُنس" کے حوالے سے ذِکر کرتے ہیں کہ عام ولایت تو تمام ایمان والوں کو حاصل ہے مگر خاص ولایت، (اہلِ طریقت) میں ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ جو فَنَافِی الشَّیخ کے ذریعے فَنَافِی الرَّسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہو کر فَنَافِی اللہ ہو گئے۔ (2)

بابا بلھے شاہ مقام فنا فی الرسول پر

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیر و مرشد کے فرمان پر دُرُود و سلام

---

1 ... فتاویٰ رضویہ ۲۱/ ۴۶۴

2 ... آدابِ مرشد کامل، ص ۱۲۵

کو دل و جان سے وردِ زبان بنالیا۔ صلوٰۃ و سلام کا وظیفہ شب و روز جاری رہتا، روز بروز عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اضافہ و ترقی ہوتی رہی یہاں تک کہ ذکرِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بغیر دل کی بے چینی حد سے بڑھ جاتی جس کا اظہار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی شاعری میں بھی فرمایا ہے۔

پھر وہ وقت بھی آیا کہ جب حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر گھڑی ہر لمحہ پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں میں گم رہنے لگے، عالم رؤیا (عالم خواب) ہو یا عالمِ بیداری ہمہ وقت جلوۂ محبوب سے سرشار رہتے اسی مقام و منزل کو اہلِ سلوک فنافی الرسول کا نام دیتے ہیں۔[1]

ایسا گمادے ان کی وِلا میں خدا ہمیں   ڈھونڈا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! معرفتِ الٰہی اور عرفانِ خداوندی کی منزل ایک اتھاہ (بہت ہی گہرا) سمندر اور بحرِ بے کنار ہے جس کی نہ ابتدا ہے اور نہ ہی انتہا، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں نے اس بحرِ عمیق میں اپنے آپ کو ایسا کھویا اور اس انداز سے گم کیا کہ اپنے وجود اور ہستی کا احساس ہی نہ رہا چنانچہ

بابا بلھے شاہ فنا فی اللّٰہ ہوگئے

جب حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فنافی الشیخ اور فنافی الرسول کی کٹھن

---

1 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص ۱۴۱ تا ۱۴۸ ملخصاً

اور دشوار گزار منزلوں کو طے کرنے میں کامیاب ہوگئے تو بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یاوری اور رہنمائی فرمائی گئی کہ حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دل کی آنکھیں منور ہوگئیں اور ذاتِ حقیقی سے ہمیشہ کے لئے نہ ٹوٹنے والا ربط و تعلق پیدا ہوگیا جس کے نتیجے میں حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عشقِ الٰہی میں مستغرق رہنے لگے۔ آپ کے اشعار میں محبتِ الٰہی کا رنگ عیاں ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حلیہ مبارکہ

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شکل و صورت کے اعتبار سے خوبرو اور خوش شکل تھے، سنّت کے مطابق سرِ اقدس پر زلفیں ہوا کرتی تھیں، آنکھیں گول اور موٹی تھیں جو دیکھنے والوں کو بھلی معلوم ہوتی جبکہ چہرے کے نقوش تیکھے (خوب صورت) تھے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شریعت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی سجا رکھی تھی جو بہت گھنی تھی جس کی بدولت چہرہ پر ایک رعب و دبدبہ نظر آتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ڈھیلا ڈھالا کرتہ پہنتے اور ساتھ تہبند باندھا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری زندگی شادی نہ کی اور پوری زندگی تنہا گزار دی۔[2]

---

1 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص٦٧تا٧١ ملخصاً
2 ... سیرت بلھے شاہ، ص١٤٨ ملخصاً

سجادہ نشین

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید خاص حضرت سلطان احمد مستانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال پیر ومرشد کی حیاتِ مبارکہ میں ہو گیا تھا جس کی وجہ سے حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کے بیٹے سے بڑی محبت فرمایا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سجادہ نشینی کا اعزاز آج بھی انہی کی اولاد میں چلا آرہا ہے۔[1]

کلام حضرت بابا بلھے شاہ

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کلام معرفت اور عشقِ حقیقی سے بھرپور ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی تمام روحانی منازل کے حصول کا ذریعہ اور پہلا سبب شریعتِ محمدی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہی قرار دیا اور اس پر عمل کو لازمی جانا چنانچہ لکھتے ہیں:

شریعت ساڈی دائی اے　　　طریقت ساڈی مائی اے
اگو حق حقیقت آئی اے　　　اتے معرفتوں کجھ پایا اے[2]

یعنی شریعت ہماری ظاہری ضرورت ہے اور طریقت ہماری اصل حاجت ہے۔ انہی دو کے ذریعے حقیقت و معرفت تک رسائی ہوتی ہے۔ امامِ اہلسنّت سیّدی

---

1 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص ۱۱۲ ملخصاً وغیرہ
2 ... سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص ۱۷۴

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت میں باہم اصلاً کوئی تخالُف نہیں اس کا مُدَّعِی اگر بے سمجھے کہے تو نرا جاہل ہے اور سمجھ کر کہے تو گمراہ بددین، شریعت حضور اقدس سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اقوال ہیں، اور طریقت حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے افعال اور حقیقت حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے احوال، اور معرفت حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے علوم بے مثال۔[1]

غافل دلوں کو بیدار کرنے اور ریاکاری سے پاک عبادت کرنے کا مدنی ذہن عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

راتیں جاگیں کریں عبادت، راتیں جاگن کتے، تیتھوں اتّے
بھونکنوں بند مول نہ ہُندے، جارُوڑی تے سُتّے، تیتھوں اتّے
بلھے شاہ کوئی رخت وہاج[2] لے، نئیں تے بازی لے گئے کتے تیتھوں اتّے

یعنی انسان رات جاگ کر عبادت کرتا ہے مگر یہ کوئی کمال نہیں کیونکہ خدمت، وفاداری اور فرمانبرداری کے اوصاف تو کتے میں بھی پائے جاتے ہیں بلکہ وہ انسان سے آگے بھی نکل جاتا ہے کہ رات بھر جاگ کر اپنے مالک اور اس کے گھر کی رکھوالی کرتا ہے اور اس خدمت کے عوض دن میں کُوڑے کے ڈھیر پر بھی سو جاتا

---

1 ... فتاوی رضویہ ۲۱/ ۴۶۰
2 ... روحانی دولت کمانا

ہے مالک کے دَر سے جوتے پڑیں تب بھی اس کا دَر نہیں چھوڑتا مزید فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خوبیاں دیکھ کر ریاکاری سے دور رہتے ہوئے عبادت اور آخرت کی تیاری کرنی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ کتے ہم سے بازی لے جائیں۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کلام کا مُصدَّقہ دیوان تو کہیں نہیں ملتا البتہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کلام کے کئی مُرتَّب نسخے موجود ہیں، چند کے نام یہ ہیں:

❁ ...کافیاں حضرت بابا بلھے شاہ، ❁ ... گنجینۂ معرفت، ❁ ...کافیاں میاں بلھے شاہ، ❁ ... قانونِ عشق، ❁ ...کلیاتِ بلھے شاہ۔[2]

بابا بلھے شاہ کے مہکتے مدنی پھول:

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جہاں اپنے کلام کے ذریعے سرد دلوں میں عشق و محبت کی گرمی پیدا کی تو وہیں اپنے ملفوظات کو مدنی پھولوں میں ڈھال کر کوچۂ دل کو مہکا دیا چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں:

١۔ جو علم بے عمل ہے وہ دل کی کھوٹ کو کھرا نہیں کر سکتا۔

٢۔ اس علم کا کوئی فائدہ نہیں جس سے ذلت و خواری حاصل ہو۔

٣۔ ظاہری جمع خرچ محض تکبر کی نشانی ہے جب تک عملاً کچھ نہ کیا جائے مراد کا پھل حاصل نہیں ہو سکتا۔

---

1 ... سائیں بلھے شاہ ص ۳۳۴ ملتقطاً
2 ... سیرت بلھے شاہ، ص ۱۴۹ ملتقطاً

۴۔ محبوبِ حقیقی تو انسان کے اپنے دل میں ہوتا ہے، مگر اندھے کو اس کی پہچان کیسے ہو سکتی ہے۔

۵۔ جب تک دل سے تکبر، حرص، کینہ، بغض نکال کر جلا نہ دیا جائے محبوبِ حقیقی نہیں مل سکتا۔

۶۔ جس نے خود کو دنیا کی آلائشوں سے پاک کیا اس نے کسبِ فقر پالیا۔

۷۔ آخرت کا توشہ کمانا چاہتے ہو تو محبوبِ حقیقی کی محبت اپناؤ۔

۸۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہمیشہ ہر شے سے زیادہ یاد کرو۔

۹۔ پیر و مرشد ہی ہمیشہ طرزِ فکر کا بیج بوتا ہے۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مخلوق میں جن بندوں کو اولیائے کرام کی فہرست میں شامل فرمایا دونوں جہاں میں ان پر انوار و تجلیات اور انعام و اکرام کی بارش برسائی اس بارش کا ظہور کبھی کراماتوں کی صورت میں ہوا جس کی وجہ سے عقیدت کے پھولوں کا رنگ نکھرا اور ان کی معطر و معنبر خوشبوؤں سے ایمان کی کلی کھِل اٹھی آیئے! اس مردِ درویش کی کرامت سنئے اور گلستانِ عقیدت کو مہکایئے:

---

1 ... سیرت بلھے شاہ، ص ۱۵۰ تا ۱۵۲ ملتقطاً

قحط میں لوگوں کی مدد

ایک مرتبہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گاؤں "پانڈوکے" میں سخت قحط آن پڑا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لوگوں سے فرمایا: میرے آستانے کی زمین پر مٹی ڈال کر اسے اونچا کر دیں اور ایک چبوترہ بنا دیں فی کس دو آنے کے حساب سے سب کو اجرت ملے گی، چنانچہ ارد گرد کے لوگ مٹی ڈالنے کے لیے آنے لگے روزانہ شام کو جب کام پورا کر لیتے تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے جائے نماز کے نیچے سے رقم نکال نکال کر ہر ایک کے ہاتھ پر رکھ دیتے۔ اس صورتحال کو جب دو مزدوروں نے دیکھا تو آپس میں کہنے لگے: یقیناً اس جائے نماز کے نیچے بہت بڑا خزانہ دفن ہے، پھر رات کو کھدائی کر کے خزانہ نکالنے کا منصوبہ بنا کر چلے آئے جب رات نے تاریکی کی چادر اوڑھ لی اور چہار سو سناٹا ہو گیا تو وہی دونوں مزدور آئے اور جائے نماز ہٹا کر زمین کھودنا شروع کر دی، کافی دیر تک کھودتے رہے لیکن خزانہ تو درکنار پھوٹی کوڑی بھی ہاتھ نہ آئی، مجبوراً مٹی واپس گڑھے میں ڈالی اور جگہ ہموار کر کے جائے نماز بچھا دی تاکہ بھید نہ کھل سکے اور اگلے دن دوسرے مزدوروں کے ساتھ مل کر پہلے کی طرح کام میں مشغول ہو گئے جب شام ہوئی تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان دونوں مزدوروں سے فرمایا: تمہیں آج کی مزدوری سب سے آخر میں دی جائے گی، جب وہ دونوں مزدور آخر میں اپنی مزدوری لینے آئے تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دونوں کو چار چار آنے ادا کئے، یہ دیکھ کر دیگر مزدور عرض کرنے لگے: حضور! ہمیں دو

آنے اجرت ادا فرمائی جبکہ انہیں چار آنے ، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آپ لوگوں نے صرف دن میں کام کیا ہے جبکہ یہ دونوں رات کو بھی کام کرتے رہے ہیں ، اس پر وہ دونوں مزدور بڑے شرمسار ہوئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ ارادات میں شامل ہوگئے۔ (1)

وصالِ با کمال

حضرت بابا بلھے شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصالِ باکمال ۱۱۸۱ھ میں ہوا۔ قصور شہر میں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ اقدس ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عرس مبارک ہر سال اگست کی 25، 26 اور 27 تاریخ کو منعقد ہوتا ہے جہاں ملک کے کونے کونے سے عقیدت مند اپنی عقیدت کے پھول چڑھانے جوق در جوق آتے ہیں۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، علمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءاللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادم

---

1 ... سیرت بلھے شاہ، ص ۱۳۷ بتصرف

2 ... سیرت بلھے شاہ، ص ۱۵۵ تا ۱۵۶ ملخصاً وغیرہ

تحریر) دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 92 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔
2. یہ مجلس حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کرتی ہے۔
3. مزارات سے مُلحقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور اس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔
4. عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یا سننے، صاحبِ مزار کے ایصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی

یعنی قَمری ماہ کی ابتدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

5. "مجلس مزاراتِ اولیاء" ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کا تحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفَا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مَزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزاراتِ اولیا پر دی جانے والی نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مَزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے

سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہو جایئے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ ومراجع

قرآن مجید

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
1	کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	صحیح مسلم	دار المغنی، عرب شریف ۱۴۱۹ھ
3	سنن ابی داود	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
4	سنن ترمذی	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
5	مجمع الزوائد	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
6	کنز العمال	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
7	مسند احمد	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
8	مصنف عبد الرزاق	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
9	المعجم الکبیر	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
10	المعجم الاوسط	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
11	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
12	مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
13	الترغیب والترھیب	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ

ماخذ و مراجع

14	لباب الاحیاء (مترجم)	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
15	فتاوی رضویہ	رضافاؤنڈیشن، مرکز الاولیاء، لاہور ۱۴۲۵ھ
16	شریعت وطریقت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۴ھ
17	فتاوی ملک العلماء	المجمع الرضوی، بریلی شریف ۱۴۲۶ھ
18	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
19	کرامات صحابہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
20	سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ	مکتبہ نوریہ، قصور 2004ء
21	سیرت حضرت بابا بلھے شاہ	اسلام بکڈپو، مرکز الاولیاء، لاہور 2013ء
22	سائیں بلھے شاہ	مرکز الاولیاء، لاہور 2002ء
23	دلوں کے مسیحا	القریش پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء، لاہور 2012ء
24	حضرت قاضی فتح اللہ شطاری	جامع مسجد الفردوس، کوٹلی آزاد کشمیر ۱۴۱۵ھ
25	آداب مرشد کامل	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی ۱۴۲۶ھ
26	بے قصور کی مدد	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی
27	انفرادی کوشش	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۶ھ

فہرس

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیت ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
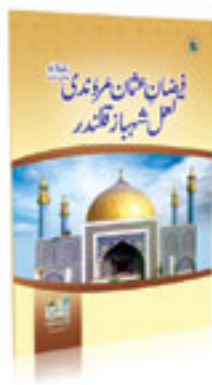
ISBN 978-969-631-412-7
0125132
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net